اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۵۰۳

الفضل قادیان

The ALFAZL QADIAN.

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر:- غلام نبی

فی پرچہ ۱؎

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۱۰ ؎

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۲ ؎

جلد ۱۸	مطابق ۴ جمادی الاول سنہ ۱۳۴۹ھ	یوم سہ شنبہ	مورخہ ۷ اکتوبر سنہ ۱۹۳۰ء	نمبر ۴۳

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ ۵- اکتوبر کی صبح کو دوران سر کی شکایت تھی۔ لیکن دوپہر کے بعد افاقہ ہو گیا ؛

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ٹیریٹوریل فورس کی احمدیہ کمپنی کے لئے رنگروٹ بھرتی کرنے کی غرض سے ضلع ملتان پر تشریف لے گئے ہیں۔ چند روز تک واپس آجائیں گے ؛

الفضل کے خاتم النبیین نمبر کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد

اشاعت تین ہزار ہونی چاہئیے

۲۶ اپریل ۱۹۲۹ء کے خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے الفضل کے خاتم النبیین نمبر کے متعلق فرمایا:-

"میں تمام جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ الفضل کے خاتم النبیین نمبر کو اپنے اپنے علاقوں میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شائع کرنے کی کوشش کریں۔ .... لاہور میں ہزار دو ہزار پرچہ کا لگ جانا کوئی بڑی بات نہیں۔ اگر سو والنٹیر بھی ایسے ہو جائیں۔ جن میں سے ہر ایک تہیہ کرے۔ کہ میں بیس پرچے فروخت کرونگا تو بھی دو ہزار پرچے بک سکتے ہیں۔ اسی طرح۔ کلکتہ۔ مدراس۔ لکھنؤ دہلی اور دوسرے ایسے شہروں میں جہاں آبادی ایک لاکھ سے زائد ہو اگر کوشش کی جائے۔ تو بہت کامیابی ہو سکتی ہے۔ ان مقامات پر ہماری جماعتیں اگرچہ کم ہیں۔ لیکن احباب جماعت دوسرے مسلم یا غیر مسلم دوستوں سے مدد لے سکتے ہیں۔ پس اگر کوشش کی جائے۔ تو دس ہزار پرچہ ان بڑے بڑے شہروں میں ہی فروخت ہو سکتا ہے۔ اسی طرح اگر ہر جماعت اس کے لئے کوشش کرنا اپنے لئے فرض کر لے تو تیس ہزار پرچہ کا نکل جانا بھی بڑی بات نہیں "

مومن کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھتا ہے ۔ اور ایک بلند مقام پر پہنچکر پھر پیچھے ہٹنا مومنانہ غیرت کے خلاف ہے۔ گذشتہ سال یہ پرچہ ۱۶ ہزار شائع ہوا۔ اور اگر احباب ہمت کریں۔ تو امسال نہایت آسانی سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی

اِسلامی ممالِک کی خبریں اور اہم کوائف

ترکی اور جمعیت الاقوام

قسطنطنیہ کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ ترکی کا وزیر خارجہ انگورہ واپس آگیا ہے۔ اس نے ترکی کے عنقریب جمعیت الاقوام میں شامل ہونے کے امکانات سے انکار کیا ہے۔

ایران میں عراق کا نیا سفیر

ایرانی اخبارات نے رؤف بے اسدی کے تقرر پر انتہائی مسرت اور اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ آپ کو حکومت عراق کی طرف سے جدید سفیر مقرر کیا گیا ہے۔ پہلے آپ انگورہ میں سفیر عراق تھے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ جدید سفیر کے طہران پہنچتے ہی عراق اور ایران کے درمیان مودت دوستی اور ہمسائیگی کے خوشگوار تعلقات قائم کرنے کے متعلق گفت و شنید شروع ہو جائے گی۔

ترکی میں جدید کابینہ وزارت کا قیام

انگورہ سے رائٹر کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ عصمت پاشا وزیر اعظم ترکی کے مستعفی ہو جانے پر پبلک میں عام بے چینی پھیل جانے کا جو خطرہ تھا۔ وہ رفع ہو گیا ہے۔ آپ نے اپنا استعفیٰ واپس لے لیا ہے۔ اور اپنے کابینہ وزارت کے تمام سابق وزراء کو ان کے عہدوں پر بحال کر دیا ہے۔ لیکن مخالف پارٹی کے ایک دو جدید وزیر بھی مقرر کر دئے ہیں۔

بغداد اور حیفہ کے درمیان ریلوے

ایک اطلاع ہے۔ کہ بغداد اور حیفہ کے درمیان مجوزہ ریلوے لائن کی پیمائش کا کام جلد شروع ہو جائے گا۔ یہ لائن چھ سو میل لمبی ہوگی۔ تجویز کی گئی ہے۔ کہ پٹرول کے نل بھی اس راستے کے ساتھ بحیرہ روم تک پہنچائے جائیں۔

شرق اردن کے تعلیمی وفود

حکومت شرق اردن دس دس طلبا کی دو جماعتیں عراق بھیجنا چاہتی ہے۔ ایک جماعت فوجی تعلیم پائے گی اور دوسری پولیس کے سکول میں داخل ہو جائے گی۔

فرانسیسی مال کا مقاطعہ

مصری تاجر مغرب اقصیٰ میں فرانسیسی تاجر حکومت کے خلاف اسلام اقدامات پر رنجیدہ ہو کر فیصلہ کر چکے ہیں۔ کہ جب تک یہ صورت حالات قائم رہے۔ فرانسیسی سامان کا مقاطعہ کیا جائے۔

قندھار اور خراسان کے درمیان تجارتی قافلے

انقلاب افغانستان کے آغاز سے کہ اب قندہار و خراسان کے مابین تجارتی قافلوں کی آمد و رفت شروع ہوئی ہے۔

شاہ البانیہ کو شاہ اٹلی کی دعوت

شاہ اٹلی نے احمد زوغو شاہ البانیہ کو روما آنے کی دعوت دی ہے۔

شاہ فیصل کی مراجعت

یکم اکتوبر کو شاہ فیصل اپنے یورپ کے دورے سے واپس آگئے ہیں۔ بغداد میں ان کا پُرجوش خیر مقدم کیا گیا۔ مقامی اخبارات لکھتے ہیں کہ شاہ فیصل کا دورہ محض ذاتی مسرت و شادمانی کا موجب نہیں۔ بلکہ جمعیت الاقوام کی رکنیت کے لئے عراق کی امیدواری کے واسطے ایک قطعی اقدام ہے۔

عمان میں ایک عیسائی مدرسہ

معلوم ہوا ہے۔ کہ امیر عبداللہ نے عمان میں عیسائیوں کو کلیسا اور مدرسہ کی تعمیر کی اجازت دے دی ہے۔

عراق میں ایک نئی سوسائٹی

عراق میں ایک نئی سوسائٹی قائم ہوئی ہے جس کا نام حزب الاحد ہے۔ اس کی غرض و غایت وزارت موجودہ کی حمایت اور پارلیمنٹ کا اعتماد حاصل کرنا ہے۔ سنا ہے۔ کہ اس نے ایک روزنامہ بھی جاری کیا ہے۔

عراق و شام کے سرحدی مسئلہ کی گفتگو ختم

فرانس اور عراق کے درمیان شام اور عراق کے سرحدی مسئلہ کی گفتگو ختم ہو گئی ہے۔ کیونکہ آپس میں اختلاف ہو گیا ہے۔ حکومت عراق نے اپنے نمائندوں کو واپسی کا حکم بھیج دیا ہے۔

حکومت عراق کو پانچ لاکھ پونڈ پیشگی

عراق کے چشمہ ہائے تیل کے متعلق ایک برطانی آئل کمپنی اور حکومت عراق کے درمیان ایک اقرار نامہ ہو گیا ہے اس کمپنی نے اینگلو پرشین اینڈ عراق آئل کمپنیوں کے ساتھ عہد کیا ہے۔ کہ وہ حکومت عراق کو پانچ لاکھ پونڈ بطور پیشگی ادا کرے گی۔

ترکی میں قدیمی شہر

ترکی کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ بحیرہ اسود کے سواحل پر القرام کے بالمقابل ۵ ، ۷ میل کے فاصلہ پر ایک قدیمی شہر کے آثار ملے ہیں۔

خواتین ایران کی فیشن پرستی

مؤتمر خواتین ایشیا کی سکرٹری کو ایران کی وطن پرست خواتین کی انجمن کی صدر کی طرف سے ایک طویل مکتوب موصول ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ شہنشاہ ایران نے خواتین ایران کو بے نقاب ہونے کی اجازت دے رکھی ہے۔ اور وہ اپنے شوہروں کے ساتھ تھیٹروں سینماؤں اور بیوت الرقص میں جانے لگی ہیں۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ وہ امور خانہ داری کی اصلاح کی طرف بہت کم توجہ کرتی ہیں۔ اور اپنے معاشرتی اور تمدنی حقوق و مراعات کا بھی چنداں خیال نہیں کرتیں۔ البتہ اُن کی کوشش یہ ہے۔ کہ پیرس کے تازہ بتازہ فیشن کی نقل اتارنے میں وہ کسی سے کم نہ رہیں۔

عراقی طالب علم ممالک غیر میں

عراق کی وزارت معارف نے فیصلہ کیا ہے کہ ۵۱ طالب علموں کو مصری یونیورسٹی میں اور ۳۰ طالب علموں کو بیروت، یورپ و امریکہ کی یونیورسٹیوں میں حصول تعلیم کے لئے بھیجا جائے۔

کامیابی کے لئے تعاون ضروری ہے

الفضل کے خاتم النبیین نمبر کے متعلق ہم اپنا فرض ادا کر رہے ہیں۔ یعنی اس کے لئے اعلیٰ سے اعلیٰ مضامین اور دلچسپ نظمیں مہیا کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے اس میں کامیابی بھی ہو رہی ہے۔ مگر ہماری یہ تمام کوششیں رائگاں جائیں گی۔ اگر آپ نے اس کے متعلق اپنا فرض ادا کرنے میں سستی اور تساہل سے کام لیا۔ اور اسے ہر گھر میں پہونچانے کا انتظام نہ کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۴۳ | قادیان دارالامان مورخہ ۷ اکتوبر ۱۹۳۰ء | جلد ۱۸

لالہ منوہر لال کا تقرر زبردست سیاسی غلطی ہوگی

حکومت پنجاب کان کھول کر سن لے

پنجاب کونسل کے انتخابات ختم ہو چکے ہیں اور جلد ہی آئندہ وزارتوں کا فیصلہ ہونے والا ہے۔ مسلمان نہایت شدت سے لالہ منوہر لال کے خلاف احتجاج کر چکے ہیں۔ اور انہوں نے اپنی پوری طاقت اور قوت سے یہ آواز گورنر پنجاب تک پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ کہ وہ کسی وزارت پر بھی لالہ منوہر لال جیسے متعصب اور مسلم کش شخص کا تقرر گوارا نہیں کر سکتے۔ اور اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ صوبہ کی کثرت آبادی کی یہ چیخ و پکار کیا نتیجہ پیدا کرتی ہے ؀

لالہ صاحب موصوف ۱۹۲۶ء میں یونیورسٹی حلقہ کی طرف سے ہندو اور مسلمانوں کے متفقہ ووٹوں سے پنجاب کونسل میں گئے۔ مسلم گریجویٹوں نے اس خیال سے کہ آپ تعلیم یافتہ ہونے کی وجہ سے آزاد خیال اور روشن دماغ انسان ہوں گے آپ کے حق میں ووٹ دئے۔ لیکن کونسل میں جانے کے بعد آپ نے جو مسلم کش پالیسی اختیار کی۔ اس کے خلاف منصف مزاج ہندو بھی اظہار نفرت کر چکے ہیں۔ اور ان کی طرف سے اخبارات میں لالہ صاحب کی اس نفاق انگیز روش کے خلاف مراسلات درج ہو چکے ہیں۔ پنجاب کونسل کے اندر مسلمان ممبران کی طرف سے لالہ صاحب کے خلاف عدم اعتماد کی قرار داد میں پیش ہونا ظاہر کرتا ہے۔ کہ مسلمان لالہ صاحب کے مظالم سے کس قدر دکھی۔ اور آپ کی ذات سے کس حد تک نالاں ہیں۔ پھر اسی پر بس نہیں۔ پنجاب کی تمام معزز و مقتدر اسلامی انجمنیں آپ کے خلاف عدم اعتماد کی قرار دادیں پاس کر چکی ہیں۔ اور تمام اسلامی اخبارات بلا امتیاز عقائد سیاسیہ ایک عرصہ سے پورے زور کے ساتھ یہ مطالبہ گورنر پنجاب کے پیش کر رہے ہیں۔ کہ آئندہ لالہ صاحب کو ہر حرف یہ کہ وزیر تعلیم ہی نہ بنایا جائے۔ بلکہ کوئی بھی وزارت آپ کے سپرد نہیں ہونی چاہیئے۔ پنجاب کے تمام مسلم اکابر آپ کی مسلم آزاری کے شاکی ہیں۔ غرضیکہ صوبہ کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک مسلمانوں کے اندر آپ کے خلاف ایک ہیجان اور جوش کا طوفان بپا ہے۔ اور ہر مسلمان اس منصب پر آپ کے فائز ہونے کو اپنے لئے ایک مصیبت عظیم یقین کر رہا ہے ؀

لالہ صاحب کے کاغذات نامزدگی پر متعصب اور تنگدل ہندو مہاسبھا کے ممبران کے سوا کسی آزاد خیال یا منصف مزاج ہندو کا دستخط نہ کرنا اس امر پر دلالت کرتا ہے۔ کہ مہاسبھائیوں کے سوا ہندوؤں میں بھی لالہ صاحب ہر دلعزیز نہیں ہیں۔ اور اس قوم کے اندر بھی اس وقت تک ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو ایسے لوگوں کی حمایت ایک اخلاقی گناہ سمجھتے ہیں ؀

تعلیمی لحاظ سے پسماندہ اقوام کا خاص طور پر خیال رکھنا اور ان کی تعلیمی ترقی کے لئے کوشش کرنا خواہ ان میں سے کسی ایک کی تعداد ملک کے اندر قلیل سے قلیل کیوں نہ ہو۔ ہر حکومت کا اولین فرض ہے۔ لیکن پنجاب کے اندر لالہ منوہر لال کی وزارت کو اپنی تعلیمی ترقی میں زبردست روک اور ناقابل عبور مشکل قرار دینے والی کوئی غیر اہم اور ذلیل و ادنےٰ قوم نہیں۔ بلکہ صوبہ کی اکثریت ہے۔ اور وہ قوم ہے۔ جو ہر لحاظ سے پنجاب کے اندر زبردست اہمیت رکھتی ہے۔ اور گورنر صاحب پنجاب کو یہ بات اچھی طرح سن لینی چاہیئے۔ کہ لالہ صاحب کے تقرر کو جو مسلمانوں کی محکمہ تعلیم میں خوفناک حق تلفی کے مترادف ہے۔ اب مسلمان صبر و سکون کے ساتھ برداشت کرنے کے لئے قطعی آمادہ نہیں ہو سکتے ؀

مسلمانوں نے متفقہ اور متحدہ طور پر اپنے خیالات ذمہ دار حکام تک پہونچا دئے ہیں۔ اور اس مصیبت اور لعنت سے بچنے کے لئے آئینی طور پر جو کچھ وہ کر سکتے تھے۔ کر چکے ہیں اور اب یہ ہرگز نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ان کے عندیہ اور دلی جذبات کا ارباب حکومت کو علم نہیں ہو سکا۔ اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اس قدر زور اور احتجاج کی پرواہ نہ کرنا ہمیشہ سخت ایجی ٹیشن کا موجب ہوا کرتا ہے۔ دانشمندانہ طریق حکومت یہی ہے۔ کہ پبلک جذبات کا پوری طرح احترام کیا جائے۔ اور لوگوں کے اندر بے چینی کا کوئی موقعہ نہ پیدا ہونے دیا جائے۔ تا وہ حکومت سے بد دل ہو کر اسے پریشان کرنے میں راحت محسوس کریں ؀

لالہ منوہر لال کوئی ایسی ہستی اور شخصیت نہیں۔ جس کے بغیر نظام حکومت ہی قائم نہ رہ سکے۔ اور کوئی ضروری نہیں۔ کہ اسے ہی وزیر مقرر کیا جائے۔ صوبہ کے اندر قابل سے قابل اشخاص موجود ہیں۔ اور ایسے بھی ہیں۔ جن پر ہندو مسلمان دونوں کو اعتماد ہے۔ پھر کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ کہ انہیں خواہ مخواہ قلمدان وزارت سونپ کر صوبہ کے اندر بے چینی اور بے اطمینانی پیدا کر دی جائے۔ اس وقت کانگریس کی تحریک کے باعث حکومت کو ضرورت ہے۔ کہ نہایت احتیاط سے سوچ سمجھ کر قدم رکھے۔ اور اس معمولی سی بات پر اگر اس نے مسلمانوں کے اندر ہیجان اور جوش و خروش پیدا کر دیا۔ تو یہ ایک خوفناک سیاسی غلطی ہوگی ؀

رسالہ راجپال کے متعلق بمبئی ہائیکورٹ کا فیصلہ

مقتول راجپال کی رسوائے عالم تصنیف کے اردو ایڈیشن کو حد درجہ دل آزار اور اشتعال انگیز قرار دے کر جب مختلف صوبجات میں ضبط کر لیا گیا۔ تو ہندو قوم نے اسے ہندوستان کی دوسری زبانوں میں شائع کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ بمبئی کے علاقہ میں مرہٹی کا جامہ پہنا کر اس کی اشاعت کی گئی۔ بالآخر بمبئی گورنمنٹ نے بھی اسے ضبط کیا۔ تو پبلشر نے احکام ضبطی کے خلاف ہائیکورٹ میں اپیل دائر کیا۔ جس کی سماعت تین ججوں پر مشتمل ایک بنچ نے کی تینوں ججوں نے علیحدہ علیحدہ فیصلہ تحریر کیا۔ اور تینوں نے ہی اس امر پر اتفاق کیا۔ کہ اس کتاب سے مصنف کا مقصد مسلمانوں کی دل آزاری کے سوا کچھ نہ تھا۔ شریف الطبع۔ منصف مزاج اور غیر جانبدار لوگ خواہ کسی قوم سے تعلق رکھتے ہوں۔ اور کسی پوزیشن کے ہوں یہ تسلیم کر چکے ہیں۔ کہ اس تصنیف سے ادبی۔ علمی۔ اخلاقی۔ مذہبی یا روحانی کسی قسم کا کوئی فائدہ ملک و قوم کو نہیں پہونچ سکتا۔ لیکن باوجود اس کے ہندوؤں کا اسے بار بار شائع کرنا ایک صوبہ میں ضبط ہو جانے کے بعد دوسرے صوبہ اور ایک زبان کے بعد دوسری زبان میں شائع کرنا صاف بتا رہا ہے۔ کہ فی الواقعہ اس سے ان کا منشاء مسلمانوں کی دل آزاری ہے۔ جو نہایت ہی ناپاک اور کمینہ حرکت ہے ؀

یورپ میں تبلیغ کے اہل صرف احمدی ہیں

اللہ تعالےٰ کا یہ خاص فضل ہے۔ کہ اس نے جماعت احمدیہ کو جو ہر طرح کمزور۔ غریب اور تعداد کے لحاظ سے کوئی اتنی بڑی جماعت نہیں۔ یہ توفیق عطا فرمائی۔ کہ وُہ اس دہریت اور مادہ پرستی کے زمانہ میں تثلیث اور فسق و فجور کے مراکز میں علم اسلام کو بلند کرے۔ اور اس لحاظ سے اس جماعت کو ایسا امتیاز حاصل ہے۔ کہ کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

مؤقر معاصر ہمت "لکھنؤ (یکم اکتوبر) لکھتا ہے:۔

"امریکہ میں جس مسجد کا آغاز کیا گیا تھا۔ اس کی ابتدائی منزل کی تکمیل ہو چکی ہے۔ مقامی مسلمانوں نے مسجد میں جمع ہو کر افتتاحی تقریب منائی۔ امریکہ اشاعت اسلام کا مرکز بن سکتا ہے۔ اور یہاں اسلامی مبلغین کو کامیابی ہو سکتی ہے لیکن مسلمانان ہند میں احمدی جماعت کے سوا دوسرے فرقوں میں ابھی یہ صلاحیت نہیں ہوئی ہے۔ کہ وُہ یورپ و امریکہ میں تبلیغ کریں۔ ہمارے پیشوایانِ مذاہب کو آپس ہی کے جھگڑوں سے فرصت نہیں۔ وُہ ایک دوسرے کی تکفیر کرتے ہیں۔ مگر ان کو تبلیغ سے کیا کام "

اگر ہمارے مخالفین غور کریں۔ تو صرف اسی سے انہیں احمدیت کی صداقت معلوم ہو سکتی ہے۔ اسلام کی خدمت اور اشاعت ایک ایسی سعادت اور نعمت ہے۔ جو انسان کو خدا تعالےٰ کا مقرب بنا دیتی ہے۔ اور اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانا خدا تعالےٰ کی خوشنودی اور رضا موجب نہ ہو۔ تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ آپ کی جماعت میں داخل ہونے والوں کو اشاعت اسلام کی توفیق عطا ہو۔

اصل بات یہی ہے۔ کہ آج دُنیا میں خدا تعالےٰ سے تعلق پیدا کرنے اور اسلام کی خدمت کی توفیق پانے کا ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جھنڈے تلے جمع ہونے کے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ کاش مسلمان غور کریں۔

سوامی دیانند آریہ سماجیوں کی نظر میں

آریہ سماجی دُوسروں کے مقابلہ میں تو اپنے گورو سوامی دیانند کو انبیاء کے مقام پر کھڑا کرتے ہیں۔ لیکن خود ان کے نزدیک ان کا جو رُتبہ اور شان ہے۔ وُہ مہتہ جیمنی صاحب ویدک مشنری کے ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ جو پرکاش میں شائع ہُوئے ہیں۔ لکھا ہے:۔

"سوامی دیانند نے سنسکار ودھی میں نامعلوم کون سے گرہیہ سوتر کے پرمان سے لکھدیا۔ گوہیلی۔ پارسکر۔ اور والتسائن۔ گرہیہ سوتروں میں تو نہیں ہے۔ کہ برہمن کے پتر کے ساتھ درما لگایا جائے۔ یہ رواج پراچین کسی اتہاس یا ساہتہ میں نہیں ملتا۔ مگر اب یہ آریہ سماجیوں کے ہاتھ ایک پرکار کا لائسنس آگیا۔ کہ ہر ایک براہمن جاہے۔ نراکشر بھٹا چاریہ ہو چاہے دو چار اکشر جانتا ہو۔ چاہے سناروں کا کام کرتا ہو۔ چاہے حلوائی کا۔ وُہ اپنے تئیں پنڈت اور شرما بتاتا ہے۔"

اب بتائیے جس شخص کے متعلق عام آریہ سماجیوں کا نہیں۔ بلکہ آریہ سماج کی اشاعت کا بیڑا اٹھانے والوں۔ اور خاص لخاص متبعین کی یہ رائے ہو۔ اس کی اصلیت کیا ہو گی۔ مگر کس قدر جرأت ہے۔ کہ آریہ سماجی اپنے سوامی کو جس کا علم ان کے نزدیک ناقص اور جس کی تحریرات بے بنیاد اور بے ثبوت ہیں۔ اس عظیم الشان اور بلند مرتبت ہستی کے بالمقابل پیش کرتے ہیں۔ جس کے کروڑہا متبعین اس کے ایک ایک لفظ اور ایک ایک حرکت کو حکمت پر مبنی اور باعث فلاح دارین یقین کرتے ہیں اور صرف یہی نہیں۔ کہ خود مانتے ہیں۔ بلکہ انہیں اس قدر وزنی اور مدلل سمجھتے ہیں۔ کہ پُوری جرأت اور اطمینان قلب کے ساتھ نہایت تحدی سے تمام دُنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اور ڈنکے کی چوٹ یہ اعلان کر رہے ہیں۔ کہ اس سے افضل و اکمل تعلیم دُنیا میں اور کوئی نہیں۔

ہندوؤں کی تعداد میں کمی کی وجہ

دُنیا میں علوم و فنون کی اشاعت اور تمدن تہذیب میں ترقی کے ساتھ ساتھ ہندوؤں کو اپنے مذہب کی خامیاں اور نقائص صاف طور پر نظر آتے جاتے ہیں۔ اور اس حقیقت کا علم ہونے کے ساتھ ساتھ ان کے دلوں سے یہ خیال بھی خود بخود نکلتا جا رہا ہے۔ کہ اسلام کی اشاعت بزورِ شمشیر کی گئی ہے۔

آریہ اخبار پرکاش ۱۷ اگست لکھتا ہے:۔

"برہما میں ملازمت اور بیوپار کے سلسلہ میں جو لوگ گئے ہیں۔ ان میں ہندوؤں کی تعداد زیادہ ہے۔ لیکن باوجود اس کے یہ افسوس کی بات ہے۔ کہ وہاں مسلمانوں کی آبادی بمقابلہ ہندوؤں کے بڑھ رہی ہے .... اس کا کارن کیا ہے؟ یہ کہ ہندو ذات پات کی بندھنوں میں جکڑے ہُوئے ہیں"

موجوُدہ اور پراچین ہندُو دھرم میں بعد المشرقین ہے موجودہ ہندو دھرم میں ضرورت زمانہ کے لحاظ سے بُہت سی ترمیم و تنسیخ بھی کی جا چکی ہے۔ لیکن پھر بھی وُہ ایک صحیح۔ اور تندرست دماغ کے لئے باعث اطمینان نہیں ہو سکتا۔ اور نیک فطرت۔ و صاحب فہم و فراست اپنے مذہب سے تنگ آ آکر اسے چھوڑ رہے اور اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ تو غور کرنا چاہیئے۔ کہ جب یہاں پراچین ہندُو دھرم رائج ہو گا۔ جو تنگدلی عدم رواداری۔ سخت گیری اور ناقابل عمل ہونے کے لحاظ سے بے نظیر تھا۔ تو اس وقت اسلام کو یہاں کس قدر قبولیت حاصل ہو گی۔

کیا سانسی ہندُو ہیں؟

صوبجات پنجاب و دہلی کے سپرنٹنڈنٹ صاحب محکمہ مردم شماری نے اپنے محکمہ کے کارکنوں کے لئے مزیدی ہدایات ایک رسالہ کی صورت میں شائع کی ہیں۔ جس میں درج ہے:۔

"سانسی و دیگر اقوام کی بابت جن کی قوم ہی ان کا مذہب ہے اس خانہ میں ان کی قوم درج کرنی چاہیئے۔ مثلاً سانسی کے متعلق مذہب کا اندراج اس خانہ میں سانسی ہو گا۔"

یہ صاف بات ہے۔ جس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ لیکن ہندو اخبارات اس پر بہت چیخ و پکار کر رہے ہیں۔ اور اس ہدایت کو "ہندوؤں کو غیر ہندوؤں میں شامل کرنے کی سازش" سے تعبیر کر رہے ہیں۔

سانسی قوم کے تمدن و تہذیب کو دیکھ کر کوئی شخص ایک لمحہ کے لئے بھی یہ خیال نہیں کر سکتا۔ کہ اسے ہندوؤں سے کوئی دُور کی بھی نسبت ہے۔ لیکن اگر بفرضِ محال یہ امر تسلیم بھی کر لیا جائے کہ سانسی دراصل ہندُو قوم کا جزو ہیں۔ تو بھی سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہندُو سالہا سال تک اس رشتہ داری کو کیوں فراموش کئے رکھتے ہیں۔ اور صرف مردم شماری کے موقعہ پر ہی ان کا خون کیوں جوش مارتا ہے۔ اکٹھے بیٹھ کر کھانا پینا۔ اور باہمی تمدنی اور معاشرتی تعلقات قائم کرنا تو درکنار، ایک کٹر اور پابند مذہب ہندو پر اگر ایک سانسی کا سایہ بھی پڑ جائے۔ تو وُہ اپنے آپ کو بھرشٹ سمجھتا ہے۔ لیکن انہی لوگوں کی بدولت ہندُو سالہا سال سے ہندوستان کے اندر عملی طور پر حکومت کر رہے ہیں۔

"ملاپ" (۱۵۔ اکتوبر) لکھتا ہے:۔

"جہاں تک یاد پڑتا ہے۔ سابقہ مردم شماری میں سانسیوں کا شمار ہندوؤں میں ہوُا تھا۔ اس ہدایت سے تو شبہ پڑتا ہے۔ کہ ہندوؤں کی تعداد کم کرنے کی غرض سے نئے مذاہب اختراع کئے جائینگے"۔

"ملاپ" کا یہ خیال بالکل غلط ہے اس ہدایت سے تو صرف یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی "نئے مذہب اختراع" نہیں کئے جائیں گے۔ بلکہ صرف اس قدر احتیاط کی جائیگی۔ کہ غیر ہندُو ہندوؤں میں شمار نہ ہونے پائیں۔ کیونکہ ہندوؤں نے صدہا سال کے عمل سے اس بات کو واضح کر دیا ہے۔ کہ ہندُو اور سانسی دراصل ایک نہیں ہیں۔

تاریخ اسلام

غزوۂ مریسیع

یہ ایک پانی کا نام ہے۔ یہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبیلۂ بنی المصطلق سے جنگ کی تھی۔ اسی لئے اس کا مشہور نام غزوۂ بنی المصطلق ہے۔ اور یہ شعبان ۵ ہجری کو ہؤا۔ اور اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی۔ کہ قبیلۂ مذکور کا سردار حرث بن ابو ضرار نامی آپ کے مقابلہ کے لئے طیاری میں ہمہ تن مصروف ہے۔ اور اردگرد سے تمام قبائل کو اپنے ساتھ شامل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اور ایک حد تک وہ اپنی اس کوشش میں کامیابی بھی حاصل کر چکا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے۔ کہ اس جنگ کے ساتھ اس جھگڑے کا خاتمہ ہو جائے۔ آپ نے یہ سنتے ہی اس معاملہ کی تحقیقات کے لئے ایک شخص بریدہ بن حصیب نامی کو منتخب فرمایا۔ اور حکم دیا۔ کہ تم فوراً اس علاقہ کو روانہ ہو جاؤ۔ اور ہمیں صحیح حالات سے مطلع کرو۔ تاکہ اس کے مناسب حال کارروائی کی جائے۔

بریدہؓ نے کمال تحقیقات کے بعد حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اطلاع دی۔ کہ حرث بن ابو ضرار واقعی بڑی سرگرمی سے کام کر رہا ہے۔ اور وہ اپنے ارادہ سے ہٹتا ہؤا معلوم نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کی گفتگو سے (جو میرے ساتھ ہوئی) صاف پتہ چلتا ہے۔ کہ وہ لڑائی کرنے پر ہی مصر ہے۔ اور اب وہ کسی کے سمجھانے پر اس ارادہ کو چھوڑنے کے لئے طیار نہیں۔ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی مسلمانوں کی خاص تعداد ساتھ لے کر مدینہ سے نکل پڑے۔ اور موضع مریسیع پر دونوں لشکر جمع ہو گئے۔ سخت مٹھ بھیڑ ہوئی۔ کفار کا لشکر چند ہی گھنٹوں میں تتر بتر ہو گیا۔ کئی مارے گئے۔ اور بہت سے قید ہوئے۔ مسلمانوں کو بہت سی غنیمت ہاتھ آئی۔ جس میں علاوہ اور مال کے حرث کی لڑکی جویریہ بھی تھی۔ جو تقسیم سے ثابت بن قیس کے حصہ میں آئی۔ چونکہ لونڈی تھی۔ اس لئے اس نے ثابتؓ سے کتابت کی خواہش ظاہر کی۔ یعنی کسی قدر روپیہ پر مجھے آزاد کر دو جسے میں آہستہ آہستہ ادا کرنے کی کوشش کروں گی ثابت نے اس کی تمنا کو پورا کرتے ہوئے اس کی درخواست کو منظور کیا۔ چونکہ جویریہ ایک رئیس کی لڑکی تھی۔ اور اس سے نیک سلوک اس تمام قبیلہ کو اسلام سے قریب اور مانوس کرنے میں بہت حد تک ممد ہو سکتا تھا۔ اس لئے جب آنحضرت (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اس کا علم ہؤا۔ تو آپ نے اپنی طرف سے وہ رقم ادا کر دی۔ اور اس سے نکاح کر لیا۔ اس تعلق کے قائم ہونے پر آپ کے فرمان کے ماتحت جویریہ کے قبیلہ بنی المصطلق کے ایک سو اور قیدی رہا کئے گئے۔

اس غزوہ میں ایک افسوسناک واقعہ وقوع میں آیا۔ وہ یہ کہ ایک مسلمان نے غلطی سے اپنے ایک مسلمان بھائی کو کافر سمجھ کر قتل کر دیا۔ مقتول کا نام ہشام اور اس کے قبیلہ کا نام لیث تھا۔ جب اس کے بھائی مقیس کو اس کے قتل کی خبر ہوئی۔ تو وہ مدینہ میں آیا۔ اور بظاہر شرک سے توبہ کر کے مسلمانوں میں مل گیا۔ اور اپنے مقتول بھائی (ہشام) کی دیت کا دعویدار بنا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا۔ کہ دیت ادا کر دی جائے۔ حکم پر تعمیل ہوئی۔ اور اس طرح اُسے بہت سا مال مل گیا۔ مگر چونکہ نیت خراب اور ارادہ بد تھا۔ اس لئے چند ہی دنوں میں اس کا خبث ظاہر ہو گیا۔ یعنی اس نے اپنے بھائی کے قاتل کو قتل کر دیا۔ اور بھاگ گیا۔ چنانچہ وُہ اُس واقعہ کو اپنے ایک شعر میں یوں درج کرتا ہے ؎

حللت بھا وتری وادرکت ثروتی
وکنت الی الاوثان اول راجع

یعنے میں نے بدلہ بھی لے لیا۔ اور ثروت بھی حاصل کر لی۔ اور پھر بُت پرست کا بُت پرست ہی رہا۔ فتح مکہ کے موقع پر جن چند لوگوں کی شرارتوں۔ خیانتوں کے سبب انکے قتل عام کا حکم ہؤا تھا۔ ان میں سے ایک یہ بھی تھا۔

(۲) دوسرا اہم واقعہ جو اس جنگ میں پیش آیا۔ یہ تھا۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اجیر جہجاہ غفاری اور انصار کے حلیف سنان جہنی میں پانی پر جھگڑا شروع ہو گیا۔ حتیٰ کہ ایک دوسرے سے دست و گریبان ہو گئے۔ انصاری نے بآواز بلند پکار کی یا معشر الانصار۔ اے گروہ انصار مدد کو پہنچو ادھر جہجاہ نے شور مچایا۔ یا معشر المہاجرین۔ اے گروہ مہاجرین جلد تر مدد کو پہنچو۔ دونوں قبیلے اکٹھے ہو گئے۔ اور کہرام مچ گیا۔ عبد اللہ بن ابی (سرگروہ منافقین) بوجہ غصہ آپے سے باہر ہو گیا۔ اور کہنے لگا۔ کس قدر ظلم ہے۔ کہ ہمارے گھروں اور شہروں میں رہ کر ہمارے مقابلہ کی جرأت کی جاتی ہے۔ خدا کی قسم معزز اور ذلیل اب ایک جگہ نہیں رہ سکتے۔ واپس مدینہ میں جا کر ذلیل کو اس سے باہر نکال دیا جائیگا۔ پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو بڑے زوردار الفاظ میں مخاطب کیا۔ اور کہا۔ کہ یہ تمہارا اپنا قصور ہے۔ کہ تم نے ایسے لوگوں کو اپنے گھروں میں جگہ دی۔ اور انکی رہایش کا پورا پورا انتظام کیا۔ پھر اپنے مالوں کا ایک بڑا حصہ ان کے حوالہ کر دیا۔ اور کسی قسم کی پرواہ نہ کی۔ اور ان کے لئے قربانی کے موقع پر کسی قسم کا دریغ نہ کیا۔ اگر تم ایسا نہ کرتے۔ اور اسطرح ان کی خوش آمد نہ کرتے۔ تو یقیناً وہ یہاں سے آئے تھے بصد حسرت اوسی طرف کو لوٹ جاتے۔

یہ الفاظ ایک مومن کے دل کو چھیدنے کے لئے کافی تھے۔ چنانچہ زید بن ارقم برداشت نہ کر سکا۔ اور سیدنا حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور حاضر ہؤا۔ اور سارا قصہ مفصل بیان کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسا با غیرت انسان پاس کھڑا یہ سب کچھ سُن رہا تھا۔ فوراً حمیت اسلامی جوش میں آئی۔ عرض کیا۔ یا رسول اللہ (فداہ ابی وامی) اس (خبیث) کے قتل کا حکم دیجئے۔ آپنے فرمایا۔ اے عمرؓ! حوصلہ کر۔ اور تحمل سے کام لے۔ اگر مَیں نے ایسا حکم دیا۔ تو لوگ کیا کہینگے۔ کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) خود ہی اپنے صحابہ کے مارڈالنے کا حکم دیتا ہے۔

اس کے بعد آپؐ نے خلاف عادت بے وقت کوچ کا حکم دیا۔ تاکہ وہ بات جاتی رہے۔ راستے میں اسید بن حضیرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! بے موقع کوچ کرنیکا کیا سبب ہے۔ فرمایا۔ کیا تمہیں کچھ معلوم نہیں ہؤا؟ یوں ہؤا ہے۔ اسید بن حضیرؓ اس کی تہ کو پہنچ گئے۔ اور عرض کی۔ اے خدا کے پاک رسول تو ہی معزز ہے۔ اور وہی (عبد اللہ بن ابی) خبیث نکالا جائیگا۔ اسیطرح یہ واقعہ عبد اللہ بن ابی کے بیٹے کو پہنچا۔ چونکہ وہ حقیقی مخلص مومن تھا۔ اس لئے ایمانی تقاضا کے مطابق اس نے عرض کیا۔ کہ حضور اگر حکم ہو۔ تو میں اپنے باپ کا سر کاٹ کر جناب کی خدمت میں حاضر کر دوں۔ آپ نے فرمایا۔ میں تمہیں اس سے روکتا ہوں۔ جب تک وہ ہمارے ساتھ رہیگا۔ ہم اس سے نرمی کا برتاؤ کرینگے۔ اور خوش خلقی سے پیش آئیں گے۔ اللہ اللہ! عفو و حلم اور صبر کی کوئی حد ہے؟

اس غزوہ سے واپسی کے وقت معاملہ "حدیث افک" پیش آیا۔ یعنی بعض لوگوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور صفوان بن معطل (جو آپ کو اونٹنی پر بٹھا کر لایا۔ جبکہ آپ قافلہ سے پیچھے رہ گئی تھیں) پر اتہام لگایا۔ جنمیں سے مسطح بن اثاثہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خالہ زاد بھائی اور حسان بن ثابت شاعر اور عبد اللہ بن ابی (منافق) اور حمنہ بنت جحش بھی تھے۔ جب اللہ تعالےٰ نے حضرت عائشہؓ کی بریت کی۔ تو سوائے عبد اللہ بن ابی کے سب کو حد لگائی گئی۔

ایک اہم واقعہ یہ ہے۔ کہ اسی لڑائی کے موقع پر تیمم کی آیت نازل ہوئی۔ بعض لوگوں نے اختلاف کر کے سنہ میں اس کا نزول قرار دیا ہے۔ مگر صحیح بات یہی ہے۔ کہ اسی موقع پر نازل ہوئی۔

پھر ہم واقعہ جو اس وقت پیش آیا۔ عزل ہے جس کا ذکر احادیث میں یوں آیا ہے۔ قال ابو سعید خرجنا مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ بنی المصطلق فاصبنا سبیا من سبی العرب فاشتہینا النساء واشتدت علینا العزبۃ واحببنا العزل فاردنا ان نعزل وقلنا نعزل ورسول اللہ بین اظہرنا قبل ان نسألہ فسألناہ عن ذالک فقال ما علیکم ان لا تفعلوا ما من نسمۃ کائنۃ الی یوم القیامۃ الا وھی کائنۃ۔ ؎

؎ مطلب یہ کہ بہت دیر باہر رہنے کی وجہ سے ہمیں عورتوں کی خواہش تھی ہمنے عزل کرنا چاہا۔ پھر خیال آیا کہ یہ مناسب نہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں آپ سے پوچھے بغیر یہ کام کریں۔ سو ہمنے پوچھا۔ آپنے فرمایا۔ کیا حرج ہے۔ اگر تم نہ کرو۔ یعنی گو جائز کی صورت ہے۔ مگر پسندیدہ نہیں ہے۔ یہ اس لڑائی کے واقعات کا مختصر بیان ہے اگر ذرا غور سے کام لیا جائے۔ تو بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ آپ کس قدر بہادر، حلیم، خوش خلق، محسن اور محتاط تھے۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

موجودہ کانگریسی تحریک اور شریعتِ اسلام

پُرامن ذرائع سے قوانین کی خلاف ورزی

(از جناب مولانا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل)

(گذشتہ سے پیوستہ)

سوال (۵) ہندوستان پر ایک غیر ملکی حکومت کا جبریہ قبضہ ہے۔ جس کو ہندوستان کے رہنے والے کسی طرح پسند نہیں کرتے۔ ہندوستانیوں کی خواہش ہے۔ کہ پردیسی قوم جو ہزاروں میل دور سے آکر ہمارے ملک و وطن پر جبراً قابض اور مسلط ہے۔ اور ہمارے تمام خزائن و منافع کو ہمارے ہاتھوں سے چھین کر لے جارہی ہے۔ اور جس کی بدولت اہل ملک بھوکے اور محتاج ہو گئے ہیں۔ جلد سے جلد ہمارا ملک خالی کردے۔ تاکہ اہل ملک خود اپنی مرضی کے موافق حکومت قائم کریں۔ اور اپنے ملکی ذخائر سے متمتع ہوں۔ لیکن وہ پردیسی حکومت کسی طرح ہندوستانیوں کی خواہش کا احترام کرنے کو تیار نہیں ہوئی۔ اور اپنی مادی طاقت کے بل پر جبراً حکومت کررہی ہے۔ ہندوستانیوں کے پاس مادی قوت اور طاقت نہیں ہے۔ کیونکہ تمام مادی طاقتیں اور قوتیں اسی پردیسی قوم نے اپنے قبضہ میں کر رکھی ہیں۔ حتیٰ کہ ہندوستانیوں کو اتنی بھی اجازت نہیں ہے۔ کہ وہ اپنی جان و مال کی حفاظت کے لئے بھی ہتھیار رکھ سکیں۔

اس لئے ہندوستان کی ایک ملکی مجلس نے جس میں تمام ہندوستانی اقوام کے نمایندے شریک ہیں۔ یہ طے کیا ہے۔ کہ اس غیر ملکی حکومت متسلط جابرہ سے آزادی حاصل کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے۔ اور وہ یہ کہ اس کے جبریہ قوانین کی خلاف ورزی کی جائے۔ اور اس سلسلہ میں جو تکالیف اور مصائب برداشت کرنے پڑیں۔ انکو برداشت کیا جائے۔ اپنی طرف سے تشدد پر ہرگز اقدام نہ کیا جائے۔ تاکہ تحریکِ آزادی کی کامیابی کی امید ہو۔ ورنہ بصورت تشدد حکومت کو تشدد کا بہانہ مل جائیگا۔ اور پھر وہ اپنی مادی قوت سے قوم کو تباہ کردیگی۔

خلاف ورزی قوانین کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ملک میں سے ایک شخص تیار ہوا۔ جو غیر مسلم تھا۔ اس مجلس مشترک نے اس کو اس مظلومانہ جنگ کی انجام دہی کے لائق سمجھکر اس جنگ کی تکمیل کے اختیارات دیدیئے۔ اب وہ غیر مسلم تمام ہندوستانیوں کو جنگ کے آداب بتا رہا ہے۔ اور قوم کو لڑا رہا ہے۔

تو آیا اس کے حکم کی تعمیل جائز ہے یا نہیں۔ اور اس مظلومی کی جنگ میں اگر مطالبہ حق آزادی کی وجہ سے کسی کی جان تلف ہو جائے۔ تو وہ شہید ہوگا یا نہیں۔ اور آیا بحالاتِ مذکورہ آزادی کا مطالبہ کرنا اور اپنے آپکو ایسے خطرات میں مبتلاء کرنا جنمیں جان تلف ہو جانے تک کا خطرہ ہے۔ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ جن حالات کا اس استفتاء میں اظہار کیا گیا ہے۔ انکے باوجود شریعتِ اسلام کی رو سے کسی مسلمان کو جب تک کہ وہ کسی ایسی حکومت کا ایک معاہد اور اس کی رعایا کا ایک فرد ہے جس کا ذکر استفتاء میں کیا گیا ہے۔ اس بات کی اجازت نہیں ہے۔ کہ وہ اس حکومت کے انتظامی قوانین اور احکام کی خلاف ورزی کرے یا دوسرے لوگوں کو انکی خلاف ورزی پر آمادہ کرے۔ یا اس حکومت سے کسی طریق پر جنگ کرے یا اور لوگوں کو اس کے خلاف جنگ کرنے پر برانگیختہ کرے۔ یا اس بات پر خود آمادہ ہونے یا اوروں کو آمادہ کرنے کے متعلق کسی مسلم یا غیر مسلم کے حکم کی تعمیل کرے۔ کیونکہ ایک قائم شدہ حکومت کو مٹانا جس کے ساتھ اس کے قائم ہونے کیوقت وفاداری کا اور ہمیشہ فرمانبردار رہنے کا عہد و پیمان کرکے اس کے سایہ میں امن حاصل کیا گیا ہو۔ اس کے خلاف کسی راہ سے جنگ کی ابتداء کرنا اسلام کی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اوفوا بالعھد ان العھد کان مسئولا۔ (بنی اسرائیل رکوع ۴)

اپنے عہدوں کو پورا کرو۔ عہد کی بابت تم سے بازپرس ہوگی۔ اور نیز فرماتا ہے۔ یا ایھا الذین امنوا اوفوا بالعقود (مائدہ رکوع ۱) اے مومنو اپنے عہد و پیمان کو پورا کرو۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ لا دین لمن لا عھد لہ (مشکوٰۃ کتاب الایمان صفحہ ۱۵)

جو شخص اپنے عہد کا پاس نہیں کرتا۔ وہ بے دین ہے۔

اِس استفتاء میں جتنی باتیں اس جنگ کو جائز ثابت کرنے کے لئے پیش کی گئی ہیں۔ وہ اگر فی الواقع کسی حکومت میں موجود بھی ہوں۔ اور انہیں اس حکومت کی طرف منسوب کرنے میں خلاف بیانی یا مبالغہ سے کام نہ لیا گیا ہو۔ تو بھی اس حکومت کی رعایا کو اس سے جنگ کرنے۔ اور اس کے قلمرو میں رہتے ہوئے اس کے مقابل پر کھڑا ہونے کی شرعاً ہرگز اجازت نہیں ہوسکتی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان مفروضہ مظالم سے بھی کہیں بڑھ کر ظالمانہ سلوک کرنے والی حکومتوں کے قائم ہونے کی خبر دی ہے۔ اور فرمایا ہے

ان ھذا الامر بدء نبوۃ ورحمۃ۔ ثم یکون خلافۃ و رحمۃ۔ ثم ملکاً عضوضاً۔ ثم کائن جبریۃ و عتوا و فسادًا فی الارض (مشکوٰۃ۔ باب الانذار والتحذیر صفحہ ۴۶۱)

اللہ تعالےٰ نے اس امت کی ابتداء نبوت اور رحمت سے کی ہے۔ اس کے بعد خلافت اور رحمت ہوگی۔ اس کے بعد اپنی رعایا کو درندوں کی طرح پھاڑ پھاڑ کر کھانے والی حکومت ہوگی۔ اور اس کے بعد سراسر جبر سے قائم ہونے والی اور جبر و تعدی اور کبر و غرور سے کام لینے والی حکومتیں ہونگی۔ جو زمین پر سخت تباہی لائینگی۔ مگر باوجود اس کے کسی حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ ایسی صورت میں مسلمانوں کو ان حکومتوں کے خلاف بغاوت پھیلانے اور ان کے انتظامی احکام کی خلاف ورزی کرنے کی اجازت ہوگی۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ظالم سے ظالم حکومتوں کی بھی اسی طرح فرمانبرداری کرنے کی تاکید فرمائی ہے جس طرح ایک عادل اور رعایا پرور حکومت کی فرمانبرداری اور اس کے احکام کی پابندی کی جانی چاہیئے۔ اور جب تک ان کی فرمانبرداری کرنا صریح کفر اور ارتداد کا موجب نہ ہو۔ اس وقت تک فتنہ و فساد سے اور انقلاب کے مفاسد سے ملک کو بچانے اور ہر حالت میں حکام کی فرمانبرداری کی روح لوگوں میں پھونکنے کی غرض سے ان کے احکام اور قوانین کی پوری پوری پابندی کرنے کا نہایت تاکیدی ارشاد فرمایا ہے۔ بلکہ اس بارہ میں لوگوں سے بیعت لی ہے۔ عبادہ ابن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

بایعنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ فی العسر والیسر والمنشط والمکرہ وعلی اثرۃ علینا وعلی ان لا ننازع الامر اھلہ۔ الا ان تروا کفرًا بواحًا عندکم من اللہ فیہ برھان۔ متفق علیہ (مشکوٰۃ۔ باب الامارۃ والقضاء صفحہ ۳۱۶)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے اس امر کے متعلق بیعت لی تھی۔ کہ خواہ تم سے تمہارے حکام سختی کا سلوک کریں۔ یا سہولت اور نرمی سے کام لیں۔ اور خواہ تم ان کے حکم پر جو وہ تمہیں دیں۔ خوش ہو۔ یا ناخوش ہو۔ اور خواہ کتنی ہی تمہاری حق تلفی کی جاتی ہو۔ اور تمہارے حقوق کو دبایا جارہا ہو ہر حال میں تمہیں ان کی فرمانبرداری کرنی ہوگی۔ اور حکومت کے معاملہ میں ارباب حکومت سے کبھی لڑائی نہیں کرنی ہوگی۔ سوائے اس صورت کے کہ اُن کی فرمانبرداری تمہیں صریح طور پر کفر کا موجب نظر آتی ہو۔ اور کوئی دنیوی معاملہ اور مادی حقوق کا سوال نہ ہو۔ اور اس صورت میں بھی جب تک ان کے ملک سے باہر نہ نکل جائیں۔ اور انہیں اپنے عہد اطاعت کے توڑ دینے کی اطلاع کرکے اعلان جنگ نہ کرلیں۔ اس وقت تک ان کے متقابل پر کھڑے ہونے کی قطعاً اجازت نہیں ہے)

اور ایک متفق علیہ حدیث میں ہے۔ کہ آپؐ نے فرمایا انکم سترون بعدی اثرۃ وامورا تنکرونہا۔ قالوا فما تامرنا یارسول اللّٰہ۔ قال ادوا حقہم و سلوا اللّٰہ حقکم (ایضاً صلا۳)

میرے بعد تم دیکھو گے۔ کہ تمہارے حقوق دبائے جاتے ہیں۔ اور ہر ایک حق سے تمہیں محروم کیا جارہا ہے۔ اور تمہارے حقوق پر تمہارے حکام خود اپنا قبضہ قائم کررہے ہیں۔ اور انہیں اپنے لئے مخصوص کررہے ہیں۔ اور اس کے علاوہ اور بھی بہت کچھ تمہیں دیکھنا پڑیگا۔ جو تم پر بہت شاق گذرے گا۔ اس پر بعض صحابہ نے عرض کیا۔ کہ یارسول اللہ ایسی صورت حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ فرمایا۔ تم ان کے حقوق انہیں دو۔ اور اپنے حقوق اللہ تعالےٰ سے مانگو۔ اور ان کے اس ظلم وتعدی سے بچنے کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں کرو۔

غیر مسلم اور غیر ملکی حکومت

بعض لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ یہ ہدایات صرف ایسے حکام کے متعلق ہیں۔ جو اپنی قوم میں سے ہوں۔ غیر قوم اور غیر ملک کے نہ ہوں۔ مگر یہ خیال صحیح نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔ اسمعوا واطیعوا وان استعمل علیکم عبد حبشی کان راسہ زبیبۃ۔ رواہ البخاری (ایضاً صفحہ ۳۱۱)

تم اپنے حاکم وقت کا ہر حال حکم مانو۔ اور اس کی فرمانبرداری اور اطاعت کرو۔ خواہ وہ کوئی حبشی غلام ہو۔ جس کا سر کشمش کے دانے کے برابر ہو۔ یعنی گو وہ غیر ملکی ہو۔ آزادی اور حکومت کے استحقاق میں اس کا کوئی حصہ نہ ہو۔ اور دماغی قابلیتوں سے بھی وہ نہیں خالی اور کورا نظر آتا ہو۔ اور تمہارے نزدیک وہ کسی جہت سے بھی اس منصب اور مقام کا اہل اور مستحق نہ ہو۔ تمہارے لئے اس کے احکام کی پابندی ضروری ہوگی۔ علاوہ

اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کرنے سے قبل اپنے بہت سے صحابہ کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے اور نجاشی کی عیسائی حکومت میں جاکر رہائش اختیار کرنے کی ہدایت دینا اور صحابہ کا وہاں جاکر رہنا اس بات کا نہایت روشن ثبوت ہے۔ کہ مسلمان غیر مذہب اور غیر قوم کی حکومت میں اسلامی تعلیم کی رُو سے رہ سکتے ہیں۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ جب وہ کسی حکومت کے ماتحت رہینگے۔ تو بہرحال اس حکومت کے قوانین اور احکام کی پابندی ان کے لئے اسی طرح ضروری ہوگی۔ جس طرح اسلامی حکومت کے ماتحت ہونے کی صورت میں اسلامی حکومت کے احکام کی پابندی ان کے لئے ضروری ہوتی۔

پس یہ خیال کہ کسی غیر مذہب کے حاکم اور حکومت کی اطاعت اور اس کے احکام کی پابندی کرنے کی اسلام نے اجازت نہیں دی۔ اسلام پر سراسر افترا ہے۔ خدا تعالےٰ نے سچے مومنوں کی ایک یہ بھی علامت بتائی ہے۔ کہ وہ غیر مسلم اور ظالم بادشاہ کی بھی انتظامی امور میں اسی طرح پوری پوری فرمانبرداری کرتے ہیں۔ جیساکہ مسلم اور عادل بادشاہ کی۔ اور جس طرح بیوی اپنے خاوند سے اختلاف مذہب رکھنے کے باوجود ان امور میں جو میاں بیوی کے باہمی تعلقات سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس کے احکام کی پابند ہوتی ہے۔ اُسی طرح مسلمان بحیثیت قوم اپنے غیر مسلم بادشاہوں تک کی اطاعت کا جُوا بھی اٹھانے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ اور اگر انہیں کسی ایسے بادشاہ سے واسطہ پڑے۔ تو جن امور کا حکومت سے تعلق ہوتا ہے۔ ان میں ان کے احکام کی بھی اسی طرح پابندی کرتے ہیں۔ جیسے ایک مسلم اور رعایا پرور بادشاہ کے احکام کی۔ اور اگر اس کی ماتحتی کی مشکلات حد برداشت سے باہر ہورہی ہوں۔ تو ان سے نجات پانے کے لئے وہ بغاوت اور غداری کی راہ اختیار نہیں کرتے۔ بلکہ دُعاؤں سے کام لیتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے آگے فریاد کرتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔ ضرب اللّٰہ مثلا للذین آمنوا امراۃ فرعون۔ اذ قالت رب ابن لی عندک بیتاً فی الجنۃ ونجنی من فرعون وعملہ ونجنی من القوم الظلمین۔ (سورۃ تحریم ع ۲) مومنوں کے لئے اللہ تعالےٰ نمونہ کے طور پر فرعون کی بیوی کی مثال بیان کرتا ہے جس نے بغاوت اور غداری کا طریق اختیار کرنے کی بجائے دُعاؤں سے کام لیا۔ اور خدا تعالےٰ کے حضور دعا کی۔ کہ اے میرے رب۔ میرے لئے اپنے حضور میں جنت کا گھر تیار کر۔ اور فرعون سے اور اس کی طاغیانہ کارروائیوں سے مجھے نجات بخش۔ اور نیز دیگر تمام ظالموں کے شر سے مجھے محفوظ رکھ۔

اور ایک مقام پر فرماتا ہے۔ ومن قتل مومناً خطاً فتحریر رقبۃ مومنۃ ودیۃ مسلمۃ الی اہلہ الا ان یصدقوا۔ فان کان من قوم عدو لکم وہو مومن فتحریر رقبۃ مومنۃ۔ وان کان من قوم بینکم وبینہم میثاق فدیۃ مسلمۃ الی اہلہ وتحریر رقبۃ مومنۃ (نساء ع ۱۳) یعنی اگر کسی مومن کے ہاتھ سے غلطی سے کسی مومن کا خون ہوجائے۔ تو چونکہ قتل کے مقدمات کا فیصلہ حکومت سے تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے جس حکومت کا وہ فرد ہے۔ اس کے مناسب حال اس کے قاتل سے سلوک کیا جائیگا۔ اور اس کی تین صورتیں ہونگی۔ ایک یہ کہ وہ مسلمانوں کی جماعت کا اور اسلامی حکومت کا ایک فرد ہو۔ دوسری یہ کہ وہ کسی غیر مسلم حکومت کے ماتحت رہتا ہو۔ اور وہ حکومت اسلامی حکومت سے برسرپیکار ہو۔ اور تیسری یہ کہ وہ جس غیر مسلم حکومت کے ماتحت ہو۔ اس کا اسلامی حکومت سے صلح کا معاہدہ ہو۔ پہلی اور تیسری صورت میں قاتل کے لئے ایک مومن غلام کو آزاد کرنا اور مقتول کے رشتہ داروں کے پاس اس کی دیت ادا کرنا ضروری ہوگا۔ ہاں اگر وہ اسے دیت معاف کردیں۔ تو یہ اور بات ہے۔ اور دوسری صورت میں صرف ایک مومن غلام کو آزاد کرنا کافی ہوگا۔

اور ایک اور مقام پر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ والذین آمنوا ولم یہاجروا مالکم من ولایتہم من شیء حتےٰ یہاجروا۔ وان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر الا علےٰ قوم بینکم وبینہم میثاق۔ (انفال ع ۱۰) یعنی جن مومنوں نے دشمنوں کے علاقہ سے ہجرت نہ اختیار کی ہو۔ ان کی حمایت اور امداد کرنا تمہارے لئے قطعاً ضروری نہیں ہے۔ ہاں اگر ان پر دین کے معاملہ میں سختی اور تشدد ہورہا ہو۔ اور وہ تمہاری امداد کے طالب ہوں۔ تو اس صورت میں ان کی امداد کرنا تمہارے لئے ضروری ہوگا۔ سوائے اس صورت کے کہ جس قوم کے خلاف وہ امداد چاہتے ہوں۔ اس سے تمہارا صلح کا معاہدہ ہو۔ کہ اس صورت میں اس معاہدہ کی پابندی تمہارے لئے ضروری ہوگی۔ اور ان مومنوں کے معاملہ میں دخل دینے کی تمہیں اجازت نہیں ہوگی۔ ان آیات سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسلمان غیر قوم کی حکومت کے ماتحت رہ سکتے ہیں۔ اور اگر اس غیر مسلم حکومت میں اور اسلامی حکومت میں باہم صلح کا معاہدہ ہو۔ تو ایسی صورت میں ان کے وہی احکام ہونگے۔ اور اسلامی حکومت پر ان کے وہی حقوق ہونگے۔ جو خود اسلامی حکومت کے ماتحت ہونے کی صورت میں ہوتے۔

اختیاری صورت میں غیر مسلم بادشاہ کی اطاعت

بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ یہ اجازت صرف مجبوری کے حالات میں ہے۔ ورنہ اختیاری صورت میں کسی غیر مذہب کے بادشاہ کی ماتحتی اختیار کرنا کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں۔ مگر یہ خیال

بھی صحیح نہیں۔ خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں حضرت یوسف علیہ السلام کا اسوہ بیان فرما کر اور ان کے قول اجعلنی علےٰ خزائن الارض کا ذکر کر کے اس سوال کو بھی حل کر دیا ہے۔ اور ساتھ ہی ماکان لیاخذ اخاہ فی دین الملک الا ان یشاء اللہ فرما کر اس حقیقت کو بھی روشن کر دیا ہے۔ کہ اس کام کے سلسلہ میں انہیں کس قانون کی پابندی کرنی پڑتی تھی۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ بحکم لقد کان لکم فیھم اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الآخر (ممتحنہ۔ ع ۱)

اسلامی تعلیم کے رُو سے جنگ کی اغراض

اصل بات یہ ہے۔ کہ اسلامی تعلیم کی رُو سے جنگ کی غرضیں صرف دو ہی ہو سکتی ہیں۔ ایک دنیا میں امن قائم کرنا اور فتنہ و فساد کو مٹانا۔ دوسرے لوگوں کو مذہبی آزادی دلانا۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وقاتلوھم حتی لاتکون فتنۃ ویکون الدین للہ (بقرہ رکوع ۲۴) تو ان سے اس غرض سے جنگ کرو۔ کہ فتنہ و فساد مٹ جائے۔ اور دین کے معاملہ میں کوئی کسی پر جبر نہ کر سکے۔ اور ہر شخص دین کے معاملہ کو اللہ تعالےٰ کے لئے مخصوص کر سکے۔ پس اگر کسی قوم اور کسی حکومت کے ذریعہ سے ملک میں امن قائم ہو۔ اور لوگوں کو مذہبی آزادی حاصل ہو۔ تو ایسی صورت میں اسلام کی تعلیم یہی ہے۔ کہ اسے مقدم کیا جائے اور دیگر تمام مادی حقوق کو اس کے لئے قربان کر دیا جائے۔

انگریزوں کی ملازمت کے خواہشمند

جو دوست انگریزوں کے باورچی و خدمت گار کے کام کے خواہشمند ہوں۔ وہ مجھے اطلاع دیں۔ مگر ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ جو کسی فوجی آفیسر میس یا کلب یا ہوٹل میں کام کر چکے ہوں۔ خواہشمند اپنے سرٹیفکیٹ کی نقل و مقامی جماعت کے سکرٹری صاحب وغیرہ کی تصدیق بھی روانہ کریں۔ اور یہ بھی لکھیں۔ کہ تنخواہ کیا لیں گے۔ ۱۵ اکتوبر تک درخواستیں آجانی چاہئیں بعد جب ضرورت ہوگی۔ بذریعہ خط کے جس دوست کے سرٹیفکیٹ وغیرہ اچھے ہوں گے۔ اطلاع دی جائے گی۔ ممکن ہے۔ کہ کام ڈیرہ دون میں کرنا پڑے۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر [illegible]

[illegible] ملٹری [illegible] سکنڈ گورکھا آفیسرس میس ڈیرہ دون۔

احمدی اُٹھ کہ وقتِ خدمت ہے
یاد کرتا ہے تجھ کو ربِّ عباد

جملہ مرکزی انجمنوں۔ سکرٹریان تبلیغ و احمدی احباب اور دیگر دردمندانِ اسلام و فدائیانِ خیر الانام صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ کہ ۲۶ اکتوبر کو منعقد ہونیوالے جلسہ ہائے سیرت کے متعلق انہیں مندرجہ ذیل باتوں کو یاد رکھنا اور ان کی تعمیل کرنا ہے۔ اور اس کی تعمیل میں جس قدر بھی جلدی کی جائے اتنا ہی زیادہ رضائے الٰہی کا موجب ہوگا۔ پس احباب کو چاہیئے۔ کہ اپنی فرض شناسی کا پورا پورا ثبوت دیکر عنداللہ ماجور ہوں۔

(۱) جس قدر زیادہ سے زیادہ جلسوں کے انعقاد کی کوشش کی جا سکے۔ کریں۔ اور جلسوں کا انتظام کریں۔ ہر ایک احمدی یہی سمجھے۔ کہ بس اسی کا فرض ہے۔ کہ وہ اس انتظام کو اکیلا بجا لائے۔ کسی دوسرے پر توقع مت رکھے۔

(۲) اخبار الفضل مورخہ ۲۸ ستمبر ۳۰ء میں جن جن انجمنوں کو جن جن علاقوں کے لئے مرکزی انجمنیں قرار دیا جا چکا ہے وہ اپنے اپنے علاقوں کی احمدی انجمنوں سے اور ان علاقوں کی احمدیہ انجمنیں اور احمدی احباب اپنے اپنے علاقہ کی مرکزی انجمن سے خط و کتابت کر کے تعاون کریں۔ اور جلد سے جلد جلسوں کے کثرت سے انعقاد کا فیصلہ فرما کر دفتر ہذا کو مطلع فرماویں۔ ہندوؤں سے لیکچر کثرت سے دلانے کی کوشش کریں۔

(۳) جس جس مقام پر ۲۶ اکتوبر کو لیکچرار کی ضرورت ہو۔ اس کی اطلاع دفتر ہذا کو ۱/۸ ۔ ۱ آنہ مع کرایہ کی رقم کے بذریعہ منی آرڈر بھیج دینی چاہیئے۔ اور لیکچرار کی تخصیص نہ کرنی چاہیئے۔ ورنہ دفتر کو مشکلات اور احباب کو تکلیف کا سامنا ہوگا۔

(۴) غیر مسلم احباب سے مضمون لکھوا کر جلدی انعامی مقابلہ کے لئے بھیجیں۔ کم از کم پندرہ مضمون ہونگے۔ تب انعام مل سکیں گے۔ ۲۲۰ روپے کے تین انعام ہیں۔ اور ایک ایک آنہ فی کس کے حساب سے وصول کر کے روپیہ بھی اس غرض کے لئے ہمیں بھجوائیں۔

(۵) جلسوں کے لئے لیکچراروں کے [illegible] نوٹ چھپنے کے لئے پریس میں چلے گئے ہیں۔ ایک ہفتہ کے اندر اندر شائع ہونگے۔ جس قدر نسخے احباب کو درکار ہوں بذریعہ

تحریک چندہ خاص اور جماعت ملتان کا اخلاص

جماعت ملتان ایک ایسی جماعت ہے۔ جس نے چندہ خاص کے اصل مقصد کو پورا کر کے ہمیں اطلاع دی ہے۔ چنانچہ وہاں کے سکرٹری صاحب لکھتے ہیں۔ کہ بفضلہ تعالےٰ جماعت ملتان میں خاص چستی پیدا ہو گئی ہے۔ جب چندہ خاص لگنے کی وجہ پر غور کیا گیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ ہماری جماعت میں چند دوست باشرح چندہ نہیں دیتے۔ پہلے ان دوستوں کو باقاعدہ چٹھیاں لکھی گئیں۔ کہ ان کی کمی چندہ کی وجہ سے ساری جماعت پر چندہ خاص لگا ہے۔ اس لئے آئندہ اپنے چندے باشرح کریں۔ اور سابقہ ماہ مئی تا اگست جس قدر کمی شرح کی وجہ سے بقایا ہے ادا کریں۔ اس کے بعد حسب ذیل احباب کا ایک وفد کثرت سے دوستوں کی خدمت میں حاضر ہوا۔ یعنی چوہدری فقیر محمد صاحب۔ شیخ مشتاق حسین صاحب۔ خان محمد اکبر خان صاحب۔ خان شیر خان صاحب۔ شیخ فضل رحمان اختر صاحب۔ جس کا یہ اثر ہوا۔ کہ سوائے دو تین احباب کے سب دوستوں نے باشرح ادائگی کا وعدہ کرنے کے علاوہ سابقہ بقایا یعنی جو کمی شرح کی وجہ سے رہ گیا ہوا ہے۔ ادا کرنے کا وعدہ فرمایا۔ اللہ تعالےٰ سب کو جزائے خیر دے۔

درحقیقت چندہ خاص اور وفد کے منشاء کو جماعت ملتان نے سمجھا۔ اور عمل کیا۔ دوستوں کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ اس طریق سے سبق حاصل کریں۔ اور جہاں جماعت کے افراد بیدار نہیں ہیں۔ وہاں کے احباب اسی طرح کوشش کر کے جماعت کو بیدار و چست بنائیں۔

اسی طرح حسن پور ضلع ملتان میں وصولی چندہ کے لئے چوہدری اللہ دتا صاحب۔ چودھری فتح محمد صاحب۔ چوہدری برکت علی صاحب مقرر ہوئے۔ احباب نے نہایت ہی اخلاص کا نمونہ دکھلایا۔ اور فرمایا۔ کہ اگر کپڑے بھی فروخت کرنے پڑے۔ تو فروخت کر کے چندہ جلسہ سالانہ و چندہ خاص کی رقم ستمبر و اکتوبر میں ادا کر دیں گے۔

مرزا برکت برکت علی صاحب نے عبادان سے تحریر فرمایا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ العزیز کی تحریک چندہ جلسہ سالانہ و چندہ خاص پر احباب نے اس قدر جوش کا اظہار کیا۔ کہ بعض نے مقررہ چندہ سے دو چند نقد ادا کر دیا ہے۔ اور بعض نے دو چند دینے کا

وعدہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان دوستوں کے ایثار کو قبول فرمائے۔ اور ان کو خدمت دین کا موقعہ اور بھی زیادہ دے۔

جزاھم اللہ احسن الجزاء

مولوی چراغ الدین صاحب گورداسپور نے حضرت کے حکم کی تعمیل میں ستمبر و اکتوبر کی ہر دو قسطیں یکمشت ادا کر دی ہیں۔ اور اسی طرح چودھری غلام قادر صاحب نے ستمبر و اکتوبر کی ہر دو قسطیں ادا کر دی ہیں۔

جزاھم اللہ احسن الجزاء

جماعت ڈیرہ غازی خان نے چندہ عام و وصیت میں بجائے -/۱۰۰ روپیہ کے -/۱۶۹/۸ داخل کئے ہیں۔ اور چندہ خاص میں بجائے -/۴۵ کے -/۷/۴۵ ادا کئے ہیں۔ اور جلسہ سالانہ کے -/۱۰۵ کے -/۱۰۵ ادا کر دیئے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ محبوب نگر لکھتے ہیں کہ ایک جلسہ کیا گیا۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی تحریک متعلق چندہ خاص خاکسار نے پڑھ کر سنائی۔ مولوی میر اسحاق علی صاحب امیر جماعت نے ایک مختصر مگر جامع تقریر وصولی چندہ کے متعلق کی۔ حاضرین نے یک زبان ہو کر وعدہ کیا۔ کہ اس میں خاص کوشش کی جائے گی۔ چنانچہ چندہ خاص کی وصولی کے لئے علاوہ جنرل سکرٹری کے مولوی احمد خان صاحب سکرٹری امور عامہ منتخب کئے گئے۔

بقایا کے متعلق بھی سوال پیش ہوا۔ احباب نے بقایا چندے ادا کرنے کا وعدہ فرمایا۔ مولوی احمد خان صاحب و مولوی محمد صدیق صاحب نے ایک حصہ ادا کر دیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اور آئندہ پابندی سے ماہ بماہ چندہ ادا کرنے کا وعدہ فرمایا۔

اکثر احباب اپنا چندہ باشرح ادا نہیں کر رہے تھے۔ اس کے متعلق بھی مسئلہ پیش ہوا۔ حاضرین نے باشرح چندہ دینے کا وعدہ فرمایا۔ غیر حاضر احباب کو طے شدہ امور سنا دیئے گئے۔ اور انہوں نے بھی پابندی کا وعدہ فرمایا۔

ہرنس پور ریاست پٹیالہ کے احباب نے دو قسطوں میں چندہ جلسہ سالانہ و خاص ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

سرہند ریاست پٹیالہ میں تحصیل چندہ کے لئے میاں بدر الدین صاحب و میاں عبد الکریم صاحب مقرر ہوئے ہیں۔ بنوڑ ریاست پٹیالہ میں میاں عبد الحکیم خان صاحب و میاں امانت خان صاحب و میاں نتھو صاحب تحصیل چندہ کے لئے مقرر ہوئے ہیں۔

بیراور ریاست پٹیالہ میں شیخ فضل الحق صاحب و شیخ رحیم بخش صاحب وصولی چندہ میں بڑی کوشش کر رہے ہیں۔

سامانہ ریاست پٹیالہ میں میاں نظام الدین صاحب و مولوی عبد الرشید صاحب تحصیل چندہ کے لئے مقرر ہوئے ہیں۔ پٹیالہ میں تحصیل کے لئے میاں نعمت اللہ صاحب و چودھری نبی بخش صاحب و سید مبارک حسین صاحب و بابو منصب دار صاحب مقرر ہوئے ہیں۔

(ناظر بیت المال)

دین کو دنیا پر مقدم کرنیوالے

مندرجہ ذیل احباب کرام کے اسمائے گرامی کی فہرست جنہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا ماہ ستمبر ۱۹۳۲ء میں عملی ثبوت دیا ہے شکریہ کے ساتھ شائع کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان سب احباب کی قربانی کو قبول فرمائے۔ اور دوسرے احباب کو بھی اس کام میں مدد دے۔ اور ایمانی جوش ان میں پیدا کرے۔ تاکہ وہ بھی وصیت کی تحریک پر جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اور جس کے ساتھ اس کے بہت سے انعامات وابستہ ہیں۔ عمل کر کے اپنے ایمان کے کامل ہونے کا ثبوت دیں۔

وصیت دراصل اخلاص کے پرکھنے کا معیار ہے اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عملی ثبوت جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام وصیت کو اپنے زمانہ کا امتحان قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"وہ اس وقت کے امتحان سے بھی اعلیٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے۔ دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے۔ اور ثابت ہو جائیگا کہ بیعت کا اقرار انہوں نے سچا کر کے دکھلا دیا ہے۔ اور اپنا صدق ظاہر کر دیا۔

اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے۔ اور ابد تک خدا تعالیٰ کی ان پر رحمتیں ہونگی"

فہرست احباب حسب ذیل ہے۔

(۱) میاں برکت علی صاحب ہیڈ کنسٹبل علاقہ بلوچستان۔
(۲) صوفی عبد الغفور صاحب بھیروی پبلسٹی افیسر بہاولپور۔
(۳) چودھری مظفر علی صاحب پہلو پور ضلع سیالکوٹ۔
(۴) محمد سالم اکبر صاحب رکسوئی۔ ضلع در بھنگہ۔
(۵) سید انعام رسول صاحب۔ رسول پور ضلع کٹک۔
(۶) شیخ جمال الدین صاحب کھاچوں۔ ضلع جالندھر۔
(۷) چوہدری علی بخش صاحب چک ۳۳ جنوبی ضلع شاہپور
(۸) عائشہ بی بی زوجہ چودھری علی بخش صاحب ساکن چک نمبر ۳۳ جنوبی ضلع شاہپور۔

(سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی۔ قادیان دار الامان۔

ریاست جموں میں نومسلموں پر مظالم

رجوری (ریاست جموں) میں ایک ہندو مدرس ۱۰-۱۱ سال سے اسلام کی تحقیقات کر رہا تھا۔ دوران تحقیقات میں اس نے قرآن شریف اور دیگر اسلامی کتب سبقاً پڑھیں حتیٰ کہ اسلام کا ایک اچھا خاصہ عالم بن گیا۔ اور کچھ مدت تک خفیہ نماز و روزہ وغیرہ احکام اسلام پر عمل کرتا رہا۔ اسی اثناء میں کئی بار اسلام پر لیکچر دیئے۔ آریوں کے لیکچراروں سے تبادلہ خیالات کیا۔ اب اس نے اظہار اسلام کر دیا ہے۔ اس پر یہ تو لازمی امر تھا کہ اس کے رشتہ داروں کو صدمہ ہوتا۔ اور وہ اس کو روکنے کی کوشش کرتے۔ مگر سننے میں آیا ہے۔ کہ اس کے رشتہ داروں نے سوائے اس کے کہ اس کی بیوی اور بچوں کو اس کے پاس آنے سے روکا۔ اور کچھ زیادہ مزاحمت نہیں کی۔ ہاں ہندو حکام نے اس نومسلم کو حتی الوسع تکالیف دیں۔ چنانچہ علاقہ کے اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس یہ خبر سنتے ہی جا پہنچے۔ اور اس نومسلم کے مدرسہ میں جا کر اسے دبایا۔ دھمکایا۔ اور یہ ڈرا وا دیا کہ تم واپس اپنے دھرم میں آ جاؤ۔ ورنہ میں تم کو ملازمت سے علیحدہ کر دونگا۔ نومسلم نے جواب میں کہا کہ یہ تو مجھے پہلے ہی خیال تھا۔ کہ ایسا ہوگا۔ آپ بڑی خوشی سے علیحدہ کر دیں۔ میرا خدا میرے لئے اور راستہ کھولدیگا۔ لیکن میں اب ہندو نہیں ہو سکتا۔ خداوند کریم نے مدت کے بعد اظہار اسلام کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اب اس نعمت کو ترک نہیں کر سکتا۔

اسی طرح اس شہر رجوری میں کچھ عرصہ ہوا۔ ایک ہندو پٹواری مسلمان ہو گیا۔ اس پر ہندو حکام نے یہاں تک تشدد کیا۔ کہ اسکو ملازمت سے علیحدہ کر دیا۔ اور چونکہ اس علاقہ کے مسلمان بھی بہت غریب ہیں۔ وہ بھی اس کی کچھ مدد نہ کر سکے۔ اب وہ بیچارہ نومسلمی کی حالت میں دربدر پھرتا ہے۔ ہم مہاراجہ جموں وکشمیر کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اس جبر و تشدد کی روک تھام کریں۔ اور رعایا کو مذہبی آزادی کے حق کو استعمال کرنے کیلئے سہولتیں بہم پہنچائیں۔ (نامہ نگار)

حب اٹھرا

اگر آپ کو اولاد حاصل کرنے کی حقیقی تڑپ ہے۔ تو آپ اپنے گھر میں حب اٹھرا استعمال کرائیں۔ اس کے کھانے سے بفضل خدا ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ جو اٹھرا کی بیماری کا نشانہ بن چکے تھے۔ مرض اٹھرا کی شناخت یہ ہے۔ کہ اس سے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ اس کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس بیماری کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح اول مولانا مولوی نورالدین صاحب مرحوم طبیب کی مجرب حب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ یہ گود بھری بے مثل گولیاں حضور کی مجرب اور ان اندھیرے گھروں کا چراغ ہیں۔ جن کو اٹھرا نے گل کر رکھا تھا۔ آج وہ خالی گھر خدا کے فضل سے پیارے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان گود بھری گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ آزما کر فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی تولہ (عہ)

شروع حمل سے آخر رضاعت تک ۹ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ یکدم نو تولہ منگوانی پر عہ فی تولہ اور نصف منگوانے پر صرف محصول معاف
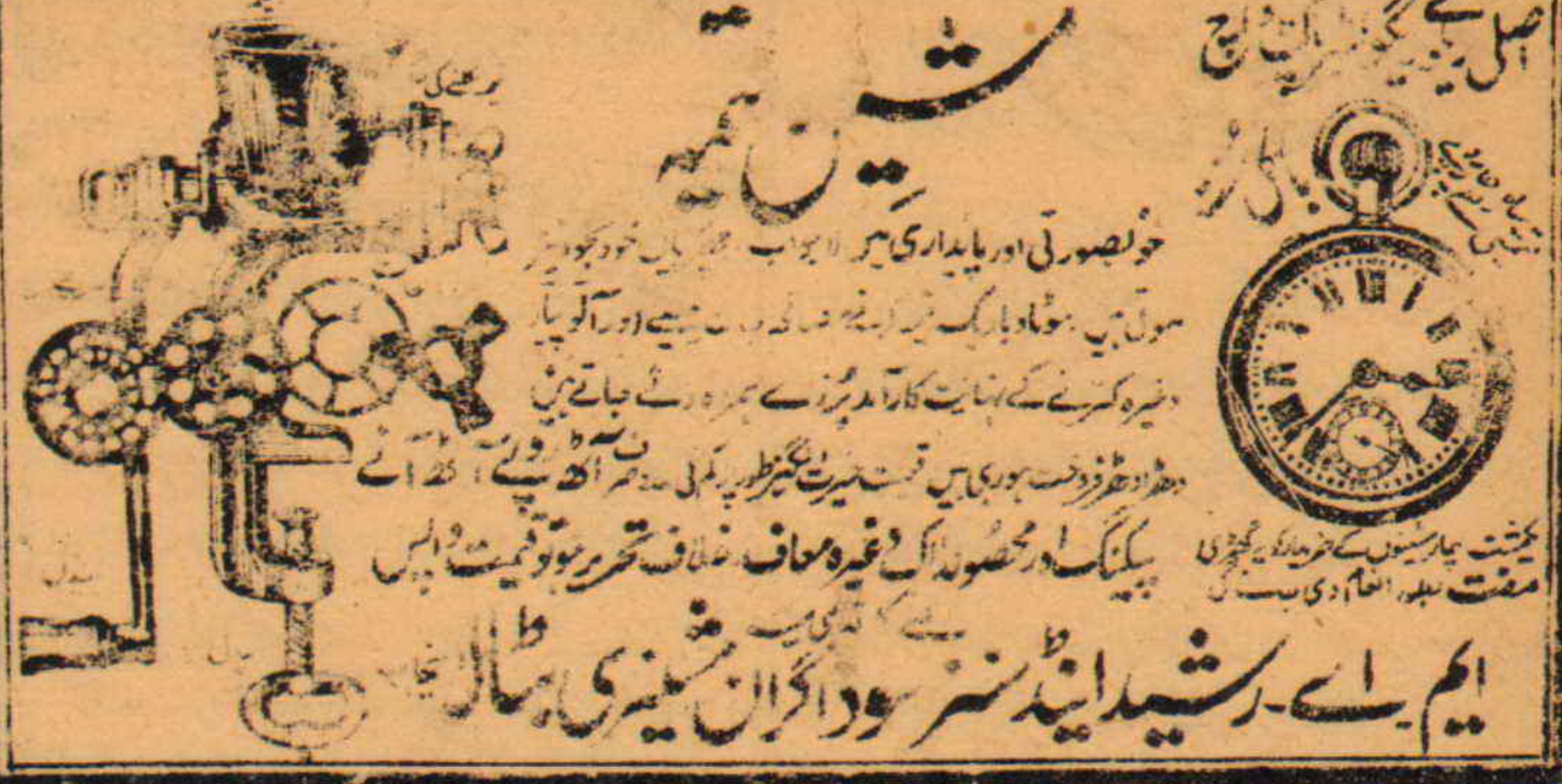
مقوی دانت منجن

منہ کی بدبو کو دور کرتا ہے۔ دانتوں کی جڑیں کیسی ہی کمزور ہوں۔ دانت ہلتے ہوں۔ گوشت خورہ سے تنگ آ گئے ہوں۔ دانتوں سے خون آتا ہو۔ پیپ آتی ہو۔ دانتوں میں میل جمتی ہو۔ زرد رنگ رہتے ہوں۔ اور منہ سے پانی آتا ہو۔ اس منجن کے استعمال سے سب نقص دور ہو جاتے ہیں۔ اور دانت موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ اور منہ خوشبودار رہتا ہے۔ قیمت فی شیشی بارہ آنے (۱۲)

سرمہ نورالعین

اس کے اجزاء موتی و ممیرا ہیں۔ یہ آنکھوں کے امراض کا مجرب علاج ہے۔ آنکھوں کی روشنی بڑھانے والا۔ دھند۔ غبار۔ ککرے۔ خارش۔ جالا۔ ناخونہ۔ ضعف چشم۔ پڑبال کا دشمن ہے۔ موتیابند دور کرتا ہے آنکھوں کے لیسدار پانی کو روکنے میں بے مثل ہے۔ پلکوں کی سرخی اور موٹائی دور کرنے میں بے نظیر ہے۔ گلی سڑی پلکوں کو تندرست کرنا اور پلکوں کے گرے ہوئے بال از سر نو پیدا کرنا اور زیبائش دینا خدا کے فضل سے اس پر ختم ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عار)

المشتہر

نظام جان عبداللہ جان معین الصحت قادیان

قادیان میں عمدہ باموقعہ مکانات

بیع یا رہن ملتے ہیں

ایک بھائی قرض کی مصیبت میں مبتلا ہونے کی وجہ سے اپنے مکانات واقعہ قادیان فروخت یا رہن کرنا چاہتے ہیں۔ ایک مکان اندرون قصبہ ہے۔ اور سید محمد علی شاہ صاحب کے مکانات کے پاس ہے۔ یہ مکان پختہ ہے۔ اور تین مستقل حصوں میں منقسم ہے۔ بیچ میں ایک چاہ آبنوشی بھی لگا ہوا ہے۔ سامنے راستہ کی طرف دو دوکانات ہیں۔ کل رقبہ قریباً ایک کنال ہے۔ قیمت بیع چھ ہزار اور رہن دو ہزار تجویز کی گئی ہے۔ دوسرا مکان بہت زیادہ وسیع اور بیرون قصبہ ریلوے روڈ کے اوپر واقعہ ہے راستہ پر دو دوکانات ہیں۔ اندر کے مکان کے تین حصے ہیں ایک عمدہ پھلدار باغیچہ ہے۔ دو چاہ ہیں۔ کل رقبہ کم و بیش آٹھ کنال ہوگا۔ موقعہ نہایت اعلیٰ ہے۔ اس کی قیمت بیع بیس ہزار اور رہن دس ہزار تجویز کی گئی ہے۔ خواہشمند احباب میرے ذریعہ خط وکتابت فرمائیں۔ یہ ہر دو مکانات ٹکڑے ہو کر بھی فروخت یا رہن ہو سکتے ہیں۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ایم اے۔ قادیان

شربت فولاد

۴۰ خوراک تین روپے — محصول آٹھ آنہ

عورتوں کیلئے اعلیٰ قسم فولاد و دیگر قیمتی ادویہ کا تجربہ کار ڈاکٹروں کے مشورہ سے کیمیائی طریق پر بنایا ہوا سفید مرکب ہے۔

شربت فولاد تندرست اور مضبوط بچہ پیدا کرتا ہے ماں کا دودھ بڑھا کر بچے کو غیر دودھ سے محفوظ رکھتا ہے۔

شربت فولاد مرض اٹھرا سے نجات دلا کر مایوس ماں کی گود بھر دیتا ہے۔

شربت فولاد ناطاقتی دور کر کے چہرہ پر سرخی لاتا اور کمی و بیشی حیض کو درست کرتا ہے۔

شربت فولاد ہسٹیریا کا تیر بہدف علاج تسلیم کیا گیا ہے۔

تیار کردہ فیض عام میڈیکل ہال قادیان

مسلمانوں کو اغیار کے فریبوں سے بچا کر ان میں بیداری۔ قوت عمل پیدا کرنے والی کتاب

ہندو راج کے منصوبے

ہے۔ اور یہ خدا کا فضل واحسان ہے۔ کہ جو مقبولیت اسے حاصل ہوئی۔ وہ اور کسی بھی سیاسی کتاب کو حاصل نہیں ہوئی۔ اپنے تو اپنے غیر از جماعت بھی اس کی تعریف میں تر زبان ہیں۔ جن میں سے چند کی رائیں درج ذیل ہیں۔ احباب کرام کو چاہئے۔ کہ اس کتاب کی جتنی بھی زیادہ اشاعت ممکن ہو۔ اس سے دریغ نہ فرمائیں:۔

ایڈیٹر صاحب انقلاب لاہور:۔ اس کتاب کی کیفیت نام سے ظاہر ہے۔ یعنی اس کا موضوع بحث یہ ہے۔ کہ ہندوؤں نے ہندوستان میں اپنے راج کے قیام کے لئے کیا کیا تدبیریں کیں۔ اور کن کن طریقوں سے دوسری اقوام کے جائز حقوق کو پامال کرنا چاہا۔ اس میں شروع سے لے کر ۱۹۴۰ء تک کی ہندو ذہنیت کی تاریخ تفصیلاً پیش کی گئی ہے۔ اور سب سے بڑی خوبی یہ ہے۔ کہ فاضل و لائق مصنف نے اپنے تمام دعاوی کے لئے غیر مسلم مصنفین اور اکثر و بیشتر ہندو مصنفین و ارباب رائے کی تقریرات و تحریرات سے سامان تائید و توثیق بہم پہونچایا ہے۔ گویا ایک حیثیت سے یہ کتاب ہندوؤں کے منصوبوں کی ایک ایسی تاریخ ہے جس کا سارا مواد خود ہندوؤں کا تیار کیا ہوا ہے۔ ہم اس کتاب کو محض قومی ذہنیت کی تاریخ کے اعتبار سے بھی بے حد بیش قیمت سمجھتے ہیں۔ اور اب تو اس کی گراں بہائی میں اس وجہ سے اور بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ کہ یہ حالات موجودہ سیاسیات میں مسلمانوں کی بہترین رہنمائی کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ ایک بھائی نے بالکل سچ لکھا ہے۔ کہ یہ ہندو ذہنیت کا انسائیکلوپیڈیا ہے۔ قیمت فی کتاب چھ آنے۔ ایک روپے کے تین۔ بیس روپے کی ایک سو۔ اسلامی انجمنوں کو چاہئے۔ کہ اس کتاب کی کاپیاں مفت تقسیم کریں۔ کتاب کی لکھائی چھپائی اچھی ہے۔ کاغذ اچھا ہے۔ ضخامت ۲۱۰ صفحے ہے۔ لیکن چونکہ تجارتی غرض سے نہیں لکھی گئی۔ بلکہ محض مسلمانوں کے فائدے کے لئے لکھی گئی ہے۔ اس لئے قیمت کم رکھی گئی ہے۔ ہم اس کے فاضل مؤلف ملک فضل حسین صاحب کو اس کی ترتیب پر دلی مبارکباد دیتے ہیں:۔

جناب شمس الحق صاحب اسسٹنٹ سیکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ دہلی:۔ "ہندو راج کے منصوبے" میرے ہاتھوں میں ہے فی الواقع مسلمانوں کو بیدار کرنے کیلئے اس موسم اس نازک وقت میں۔ ان کو اپنے ماحول سے چشم بصیرت حاصل کرنے کیلئے یہ بہترین ذریعہ ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ اس کتاب کی کثرت سے اشاعت ہو۔ تمام مسلم انجمنوں کے سکرٹریوں کو اسطرف توجہ دلائیں۔ برادران وطن کی ذہنیت۔ مسلمانوں کی طبیعت ان کے احسان۔ اُن کی فریب کاریاں۔ صدیوں کے واقعات اور حالات حاضرہ سے ان کا تسلسل۔ بلا کسی تصرف۔ بلا کسی تصنع ایسے بے نقاب۔ ایسے عریاں آپ (مصنف) نے سامنے رکھے ہیں۔ کسی کی مجال نہیں۔ کہ ان پر گرد ڈال سکے۔ یہ کتاب بانگ دہل اغیار کی ایک ایک ستم کاریاں اور عیاریاں دکھا دکھا کر انگلیوں پر گنا گنا کر مسلمانوں کو متنبہ کر رہی ہے۔ کہ دیکھو خبردار۔ اب انکے بھسلانے میں نہ آنا کچھ اپنی عقل سے بھی کام لو۔ تم برباد ہو چکے ہو۔ اپنا شیرازہ اپنے ہاتھوں سے توڑ چکے ہو۔ منتشر ہو اور غیر منظم۔ للہ سنبھلو۔ اپنے پیروں پر کھڑے ہو۔ مرگھٹ کی لاش نہ بنو۔ آپ کی کتاب ایک گنجینۂ عبرت ہے۔ میں پڑھ رہا ہوں۔ اور مسلمانوں کے انجام سے ترساں۔ یہ بھولی قوم۔ سادہ لوح۔ جلد جوش میں آنیوالی۔ قربانیوں کی عادی۔ کہیں اس کانگریس کے اٹھائے ہوئے سیلاب میں کود نہ پڑے۔ اور اپنے آپکو قبل از وقت فنا کر دے۔ باری تعالیٰ آپکو اس قومی خدمت کی جزائے خیر دے۔ اور ہر مسلمان کو اس کے پڑھنے اور سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے:۔

ایڈیٹر صاحب اخبار رہنما۔ راولپنڈی:۔ اس کتاب میں مصنف نے دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ سے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ ہندو جاتی شروع ہی سے مسلمانوں کے درپئے آزار چلی آ رہی ہے۔ اور موجودہ شورش اور شر و فساد اسکی گھٹی میں پڑا ہوا ہے۔ جا بجا متعدد اخبارات۔ رسائل اور کتب کے حوالے بھی دیئے گئے ہیں۔ ہندوستان کی موجودہ صورت حالات۔ اور ان کے خطرات ہندو دل و دماغ اور اسکے نقدان ذہنیت اور اسکے ہلاکت آفریں منصوبوں کو دیکھنا ہو۔ تو اس کتاب کا مطالعہ کیجئے۔ اور عبرت حاصل کر کے اس قوم کے ہر ہیلے تیروں سے مجتنب رہنے کی کوشش کریں۔ اتنی ضخیم کتاب ہونیکے باوجود قیمت نہایت ہی ارزاں ہے۔ اور کتاب کا ہر صفحہ مصنف کی مساعی جمیلہ کا رہین منت ہے ہم قارئین "رہنما" سے سفارش کرتے ہیں۔ کہ وہ نہ صرف خود اس کتاب کا مطالعہ کریں۔ بلکہ اپنے اعزا و احباب کو بھی ترغیب دیکر اعدائے مذہب و ملت کے خطرناک منصوبوں سے آگاہ کریں۔ "رہنما" ۲۹ راگست ۱۹۴۳ء ص ۳) قیمت فی نسخہ ۶ر ایک روپیہ کے تین۔ سات روپے کے ۲۵۔ ساڑھے بارہ روپے کے پچاس اور سو کی قیمت بیس روپے۔ یعنی فی نسخہ ۳ر ۳ پائی۔ ملنے کا پتہ:۔ **بک ڈپو تالیف واشاعت قادیان**:۔

عراق ریلوے

نجف کربلا۔ بغداد۔ کاظمین اور سمارا کے مقدس مقامات کی زیارت کا محفوظ ترین۔ اور سب سے زیادہ آرام دہ راستہ عراق ریلوے کا ہے۔ اسی طرح حج کے سفر کا آسان راستہ بھی یہی ہے۔ کہ پہلے عراق جایا جائے۔ اور وہاں سے سیدھا براستہ دمشق اور یروشلم۔ مکہ اور مدینہ اور اس طرح دو علیحدہ علیحدہ زیارتوں کے اخراجات بچ سکتے ہیں۔

زائرین کے لئے خاص تخفیف شدہ کرائے

بصرہ سے کربلا اور وہاں سے کاظمین (بغداد) اور واپس بصرہ سیکنڈ کلاس ۲۷ روپے ۸ آنے تھرڈ کلاس ۳۰ روپے۔

بصرہ سے کربلا اور وہاں سے کاظمین (بغداد) سمارا اور واپس بصرہ سیکنڈ کلاس ۲۷ روپے اور تھرڈ کلاس ۲/۴۲ روپے

ٹکٹ ۵۰ یوم تک قابل استعمال ہوتے ہیں۔ اور پچاس کلو وزن فری لے جایا جا سکتا ہے۔

۱۲ سال سے کم عمر کے بچوں کا کرایہ نصف ہوتا ہے۔

یکطرفہ سفر کے ٹکٹ بھی بصرہ سے کربلا اور بغداد یا عراق کے کسی اور مقام کے مل سکتے ہیں۔

بصرہ سے سپیشل تھرڈ گاڑیاں۔ کربلا اور کاظمین کے لئے بصرہ سے گاڑیاں لگائی جاتی ہیں۔ کربلا کے سفر میں ۱۹ گھنٹے اور بغداد (کاظمین) کے سفر میں بیس گھنٹے خرچ ہوتے ہیں۔ گاڑیاں ان تمام سٹیشنوں کے درمیان روزانہ چلتی ہیں ٹکٹ اور تفصیلی معلومات حسب ذیل پتوں سے حاصل کی جا سکتی ہیں:۔

(۱) مولوی محمد باقر حاجی ڈیوجی جمال کا مسافر خانہ جیل روڈ عمرکھاڈی۔ بمبئی:۔

(۲) مسٹر اے۔ اے۔ لوٹیا۔ کولی واڑا۔ پوسٹ نمبر ۲۔ بمبئی

(۳) مسٹر داؤد حاجی ناصر آنریری جائنٹ سیکرٹری فیض پنجتانی پالاگلی۔ بمبئی:۔

(۴) مسٹر حبیب حاجی رحمت اللہ کھارادور۔ کراچی

(۵) مسٹر عبدالعلی S. K عیسیٰ جی معرفت میسرز یوسف علی علی بھائی کریم جی اینڈ کو نیپیر روڈ۔ کراچی:۔

(۶) دی آنریری سیکرٹری۔ فیض پنجتنی۔ معرفت حاجی جلیبھائی بھائی گوکل۔ گوڈس گارڈن۔ کراچی:۔

یا

دی ایجنٹ گورنمنٹ ریلویز عراق امرچند بلڈنگ

بیلرڈ اسٹیٹ بمبئی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

——— کلکتہ میں ۱۱ر اکتوبر کو اکسائز سپرنٹنڈنٹ نے پولیس کی معیت میں ایک کارخانہ کے قلیوں کی لائن پر چھاپہ مارا۔ اور ناجائز شراب کے ۲۴ پیپے، اور ۴۶ گیلن الکحل (سپرٹ) ۳۴ من خمیر اور ۲۲ من خشک میوہ اور متعدد شراب کشید کرنے کے آلات برآمد ہوئے۔ ۲۰ آدمی گرفتار ہوئے اور ۱۱ روپوش ہیں۔

——— معلوم ہوا ہے۔ کہ مسز وکٹر بروس جو ۲۵ر ستمبر کی صبح کو لندن سے بعزم ٹوکیو ہوائی جہاز پر سوار ہوئی تھیں۔ مفقود الخبر ہیں۔ درمیانی ساحلی سٹیشنوں سے دریافت کیا گیا لیکن کوئی سراغ نہیں ملا۔

——— جنگی کونسل سورت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اگلے ہفتے مختلف مقامات پر وائسرائے کے تمام آرڈی نینسوں کی بیک وقت خلاف ورزی کی جائے۔

——— فلسطین میں وزیر تعلیم کی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مدارس کے اساتذہ طلباء کو سیاسی تحریکات اور ہڑتالوں میں شریک ہونے کی ترغیب دیتے ہیں۔

——— جرمنی میں بیکاری کے باعث آمدنی میں ۷۵ء۲ لاکھ پونڈ کے خسارہ کو پورا کرنے کے لئے تجویز کی گئی ہے۔ کہ ارکان وزارت کی تنخواہوں میں ۶ فیصدی تخفیف کی جائے۔ نیز کنوارے لڑکے اور لڑکیوں پر ٹیکس لگایا جائے۔

——— یو۔ پی کونسل کے انتخابات میں ضلع میرٹھ کے ایک ڈاکٹر اور رائے بہادر امیدوار کے مقابلے میں گڈریا ۵۵ ووٹوں پر کامیاب ہو گیا ہے۔

——— سابق وزیر ہند لارڈ برکن ہیڈ ۳۰ر ستمبر ۱۹۳۰ء کو لندن میں وفات پا گئے۔ ملک معظم نے لیڈی برکن ہیڈ کو پیغام تعزیت بھیجا۔

——— شملہ سے یکم اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ لیڈی ارون اتوار کی صبح کو شملہ تشریف لانے والی ہیں۔

——— الہ آباد سے ۲ر اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ پنڈت موتی لال نہرو میریا سے بیمار ہیں۔ لیکن اب نسبتاً افاقہ ہے۔

——— شملہ میں یکم اکتوبر کو سکھوں کی طرف سے کمانڈر انچیف افواج ہند کو ایک دعوت دی گئی۔ اس موقعہ پر سر جوگندر سنگھ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ زمانہ اگرچہ بدل گیا ہے۔ لیکن سکھ ابھی تک ویسے ہی وفادار اور راسخ الاعتقاد ہیں۔ جیسے پہلے تھے۔ ہمیں اب بھی جنگ کے لئے طلب کرو۔ ہم اپنی جان نثاری کا

ثبوت بہم پہونچائینگے۔ راجہ سر دلجیت سنگھ نے کہا۔ کہ آپ ملک معظم کو آگاہ کر دیں۔ کہ خالصہ کی تلوار ہر وقت بادشاہ اور اس کے تخت کی حفاظت کے لئے تیار ہے۔

——— لکھنؤ ۲ر اکتوبر۔ سر میلکم ہیلی اور نواب چھتاری کے گول میز کانفرنس کی شرکت کے لئے انگلستان جانے پر سر جارج لیمبرٹ قائم مقام گورنر۔ مسٹر جے۔ سی۔ سمتھ فنانس ممبر اور نواب مزمل اللہ خان ہوم ممبر مقرر ہوئے ہیں۔

——— الہ آباد۔ ۲ر اکتوبر۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ پنڈت جواہر لال نہرو ۱۰ر اکتوبر کو رہا کر دیئے جائینگے۔

——— پٹنہ میں پولیس نے ایک مستری کے مکان کی تلاشی لی۔ اور دو ریوالور چار پستول اور اسلحہ جات کے متعدد اجزاء برآمد کئے۔

——— بمبئی۔ ۲۹ر ستمبر۔ عدالت عالیہ بمبئی نے مسز لقمانی ایک ۶۵ سالہ مسلم خاتون کو جس کو ایک مجسٹریٹ نے شراب پر پکٹنگ کی وجہ سے ۵ ماہ قید سخت کی سزا دی تھی۔ بری کر دیا ہے۔ اور فیصلہ میں لکھا ہے۔ کہ یہ خاتون شراب پر اخلاقی اصلاح کے لئے پکٹنگ کر رہی تھی۔ اس کا منشاء لوگوں سے اس عادت کا دور کرانا تھا۔ نہ کہ دوکان بند کرانا۔

——— اٹاوہ ۲۷ر ستمبر۔ مقامی گورنمنٹ کالج کے حکام اور طلباء میں جو قومی جھنڈا نصب کرنے اور قومی گیت گانے کے متعلق قضیہ چلا آرہا تھا۔ وہ طے ہو گیا ہے۔ کالج ہذا میں طلباء نے ترنگی جھنڈا نصب کیا۔ اور ان کو کالج کے گھنٹوں سے پہلے گیت گانے کی اجازت مل گئی۔ خارج شدہ طلباء پھر داخل کر لئے گئے ہیں۔

——— گورکھپور کی ایک اطلاع ہے۔ کہ دریائے تاپتی بڑے زوروں سے بڑھ رہا ہے۔ ۱۴ فٹ پانی چڑھ گیا ہے ملوانی بندھ ٹوٹ چکا ہے۔ تمام فصلیں پانی میں ڈوب گئیں اور ہزاروں مکانات غرقاب ہو گئے۔

——— قسطنطنیہ سے ۲ر اکتوبر کی خبر ہے۔ کہ امان اللہ خان اپنے اہل و عیال کے ہمراہ یہاں سے اٹلی کی طرف روانہ ہو گئے ہیں۔

——— پیکن سے یکم اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ ایک مہینہ گذرا۔ ڈاکوؤں کی ایک فوج نے ایک قصبے کا محاصرہ کر لیا۔ اور چند روز کے بعد ہلہ بول کر شہر کے اندر داخل ہو گئے۔ اور جوان لڑکیوں کو چھوڑ کر باقی سب کو قتل کر دیا۔ اس طرح آٹھ ہزار جانوں کا نقصان ہوا۔

——— بمبئی میں ۲ر اکتوبر کو کانگریس کے فوجی سکول کا افتتاح کیا گیا۔ تیس طلباء داخل ہوئے ہیں۔ جن کو نشانہ بازی اور دیگر فوجی امور کی تعلیم دی جائے گی۔

——— بھگت سنگھ نے اپنے والد سردار کشن سنگھ کو لکھا ہے کہ میرے مشورے کے بغیر آپ کو میری صفائی پیش کرنیکے انتظامات کا کوئی حق نہیں۔ اور میں ہمیشہ سے صفائی پیش کرنے کا مخالف رہا ہوں۔

——— گورنر یو۔ پی نے اعلان کیا ہے۔ کہ الہ آباد، بنارس اور قصبہ جسپور ضلع نینی تال میں پولیس کی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔

——— سر عبدالقیوم صاحب گول میز کانفرنس میں شرکت کے لئے عازم لندن ہونے کو ہیں۔ کل ڈپٹی کمشنر پشاور نے آپ کے اعزاز میں ایک گارڈن پارٹی دی۔

——— کلکتہ۔ یکم اکتوبر ہوائی ڈاک کے بھاری محصول کے خلاف مسٹر ایرک گیڈس نے امپیریل ہوا بازی کے جلسے کی صدارت کرتے ہوئے۔ سخت نکتہ چینی کی۔ اور کہا۔ کہ محصول کی زیادتی کی وجہ سے ہوائی ڈاک رسانی کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔

——— لاہور سے ۲ر اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ برطانوی مال کی بائیکاٹ کمیٹی نے لپٹن اور بروک بانڈ چائے کو غیر ملکی قرار دیکر اس کے مقاطعہ کی اپیل کی ہے۔

——— بائیکاٹ کمیٹی نے اعلان کیا ہے۔ کہ دیوالی کے موقعہ پر موم بتیاں ہرگز استعمال نہ کی جائیں۔

——— جمعیۃ الاقوام میں ہندوستانی وفد کے رہنما مہاراجہ بیکانیر نے تقریر کرتے ہوئے امن عالم کی بنیادیں مستحکم کرنے پر زور دیا۔ اور کہا۔ کہ تحدید اسلحہ کی صحیح معنوں میں ضرورت ہے لیکن یہ تحریک عالمگیر ہونی چاہئے۔

——— لندن سے ۳ر اکتوبر کی ایک خبر ہے۔ کہ ۱۹۲۲ء میں ایک انگریزی جہاز غرق ہو گیا تھا۔ اور اب قعر بحر سے اسے نکال لینے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ کپتان کی پیٹی سے بعض سیاسی کاغذات برآمد ہوئے ہیں۔ جو ۸ سال تک چار سو فٹ کی گہرائی میں پڑے رہے ہیں۔ ان پر مہریں بدستور لگی ہوئی ہیں۔

——— رنگون سے ۳ر اکتوبر کی ایک اطلاع ہے۔ کہ حکومت ہند نے کانگریسی تحریکات کے متعلق لکھا ہے۔ کہ اس میں اب انحطاط اور زوال پیدا ہو چکا ہے۔

——— سردار جرمن داس آف کپورتھلہ کو ایوان والیان ریاست ہائے ہند کی سٹینڈنگ کمیٹی نے گول میز کانفرنس میں مندوبین کا مشیر مقرر کیا ہے۔

——— امرتسر سے ۲ر اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ خالصہ کالج پر پکٹنگ کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔

——— دہلی کی ایک اطلاع ہے۔ کہ تاجر کانگریس کی تحریک سے سخت تنگ آ گئے ہیں۔ کانگریس کی طرف سے مقامی بنکوں کو دھمکی دی گئی ہے۔ کہ اگر انہوں نے غیر ملکی کپڑے کے کاروبار میں اعانت بند نہ کی۔ تو انہیں سخت خمیازہ بھگتنا پڑیگا۔

ر عبدالرحمن قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل سے قادیان سے شایع کیا